Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شمارہ 43

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

11 رمضان 1425 ہجری 26 اخاء 1383 ہش 26 اکتوبر 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 23 اکتوبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں حضور پرنور نے کل مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو رمضان المبارک میں عبادات اور دعاؤں پر کثرت سے توجہ دینے کی نصیحت فرمائی۔ پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی

جب انسان قرآن مجید پر ایمان لا کر اُسے اپنی ہدایت کیلئے دستور العمل بناتا ہے تو وہ ہدایت کے ان اعلیٰ مدارج اور مراتب کو پالیتا ہے جو ھدی للمتقین میں مقصود رکھے ہیں

((ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام))

اسلام ایک ایسا پاک مذہب ہے جو ساری نیکیوں کا حقیقی سرچشمہ اور منبع ہے اس لئے کہ نیکیوں کی جڑھ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور وہ بدوں اس کے پیدا نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کے عجائبات اور نشانات تازہ بتازہ دیکھتا رہے اور یہ بجز اسلام کے کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ اگر ہے تو کوئی پیش کرے۔

علاوہ بریں اسلام کی یہ بھی ایک خوبی ہے کہ بعض فطرتی نیکیاں جو انسان کرتا ہے یہ ان پر ازدیاد کرتا اور انہیں کامل کرتا ہے اسلئے ہی ھدی للمتقین فرمایا ھدی للظالمین یا ھدیً للکافرین نہیں کہا۔ عرصہ کی بات ہے ایک برہمو اگنی ہوتری نے کہا تھا کہ لا الٰہ الا اللہ تو ہم بھی کہتے ہیں تم محمد رسول اللہ کیوں کہتے ہو؟ ہم نے کہا تھا کہ اس کا فائدہ یہ ہے کہ انسان دہریہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ اب وہ کھلا دہریہ ہے۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا ایمان ہوتا تو کیوں دہریہ بنتا۔

میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ کیا وید میں کوئی ایسی شُرتی ہے جو ھدی للمتقین کا مقابلہ کرے اگر زبانی اقرار کوئی چیز ہے یعنی اس کے ثمرات اور نتائج کی حاجت نہیں تو پھر ساری دنیا کسی نہ کسی رنگ میں خدا تعالیٰ کا اقرار کرتی ہے۔ اور بھگتی، عبادت، صدقہ خیرات کو بھی اچھا سمجھتی ہے اور کسی نہ کسی صورت میں ان باتوں پر عمل بھی کرتی ہے۔ پھر ویدوں نے آکر دنیا کو کیا بخشا؟ یا تو ثابت کرو کہ جو قومیں وید کو نہیں مانتی ہیں ان میں نیکیاں بالکل مفقود ہیں اور یا کوئی اَور امتیازی نشان بتاؤ۔

قرآن شریف کو جہاں سے شروع کیا ہے ان ترقیوں کا وعدہ کرلیا ہے جو بالطبع رُوح تقاضا کرتی ہے۔ چنانچہ سورہ فاتحہ میں اھدنا الصراط المستقیم کی تعلیم کی اور فرمایا کہ تم یہ دُعا کرو کہ اے اللہ ہم کو صراط مستقیم کی ہدایت فرما۔ وہ صراط مستقیم جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرے انعام واکرام ہوئے۔ اس دُعا کے ساتھ ہی سورہ البقرہ کی پہلی ہی آیت میں یہ بشارت دے دی۔

ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدیً للمتقین

گویا رُوحیں دُعا کرتی ہیں اور ساتھ ہی قبولیت اپنا اثر دکھاتی ہے۔ اور وہ وعدۂ دُعا کی قبولیت کا قرآن مجید کے نزول کی صورت میں پورا ہوتا ہے۔ ایک طرف دُعا ہے اور دوسری طرف اس کا نتیجہ موجود ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور کرم ہے جو اس نے فرمایا۔ مگر افسوس دنیا اس سے بے خبر اور غافل ہے اور اس سے دُور رہ کر ہلاک ہو رہی ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو ابتدائے قرآن مجید میں متقیوں کے صفات بیان فرمائے ہیں۔ ان کو معمولی صفات میں رکھا ہے۔ لیکن جب انسان قرآن مجید پر ایمان لا کر اُسے اپنی ہدایت کیلئے دستور العمل بناتا ہے تو وہ ہدایت کے ان اعلیٰ مدارج اور مراتب کو پالیتا ہے جو ھدی للمتقین میں مقصود رکھے ہیں۔ قرآن شریف کی اس علّت غائی کے تصور سے ایسی لذت اور سرُور آتا ہے کہ الفاظ میں ہم اس کو بیان نہیں کرسکتے کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور قرآن مجید کے کمال کا پتہ لگتا ہے۔

پھر متقی کی ایک اَور علامت بیان فرمائی ومما رزقنھم ینفقون۔ یعنی جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے

بقیہ صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

ہر احمدی عہد کرے کہ اس نے اپنے اندر نہ صرف رمضان میں بلکہ رمضان کے بعد بھی انقلابی روحانی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں

باجماعت نمازیں ادا کرنے اور خود دعائیں کرنے کے متعلق حضور اقدس کی نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 اکتوبر 04 بمقام بیت الفتوح لندن

قادیان 22 اکتوبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کے موقعہ پر مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے رمضان کے حوالے سے دعا کی اہمیت و افادیت پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور انور نے آیت قرآنی واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوالی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون (البقرۃ ۱۸۷) تلاوت فرمائی۔

ترجمہ:۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

پھر فرمایا کہ جو روحانی تبدیلیاں اس رمضان میں حاصل کی ہیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اللہ اور رسول کے احکامات پر عمل کو اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں جاری کریں یہ نہ ہو کہ رمضان میں جو نیک

بقیہ صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مقدس گورو گرنتھ صاحب کا چارسو سالہ جشن

(4)

گزشتہ گفتگو میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ مقدس گورو گرنتھ صاحب کی تالیف کے وقت بعض حاسدین نے گورو ارجن دیو جی کی اکبر بادشاہ کے دربار میں شکایت کی تھی کہ انہوں نے جو کتاب بنائی ہے اس میں اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی گئی ہے اور شرک کی تعلیم دی گئی ہے۔ شاہنشاہ اکبر نے جب گرنتھ صاحب کو مختلف جگہوں سے پڑھوا کر دیکھا تو اس میں وحدانیت اور عشق الٰہی کی تعلیم پائی جس سے وہ بہت خوش ہوا اور گورو گرنتھ صاحب کی خدمت میں تحائف بھی پیش کئے اور گورو ارجن دیو جی کے نمائندگان بابا بڈھا جی اور بھائی گورداس جی کو نہایت عزت سے رخصت کیا۔

آج کی گفتگو میں ہم گورو صاحبان اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کا کس قدر ذکر کریں گے جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ گورو صاحبان اور مسلمانوں کے آپسی تعلقات کیسے تھے تو سکھ تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم نے شروع سے ہی گورو صاحبان اور مسلمانوں کا ایک قدرتی جوڑ بنا رکھا تھا۔ ابھی جبکہ بابا نانک جی (ولادت 1469 وفات 1539) جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ رہے تھے اور آپ کے ایام اپنے پیدا کرنے والے کے عشق میں گزر رہے تھے کہ اُن کے والد محترم مہتہ کالو جی نے ان کے مستقبل اور روزگار کی خاطر کچھ نقدی ان کو تجارت کی غرض سے دی باپ کا خیال تھا کہ بیٹا یہ رقم لے کر تجارت کرے گا اور اپنے دنیوی مستقبل کو سنوارے گا لیکن بابا نانک جی نے بجائے اس رقم سے تجارت کر کے دنیوی منافع کمانے کے وہ سارے کی ساری رقم غرباء میں تقسیم کردی والد صاحب کو جب یہ اطلاع ملی تو وہ سخت ناراض ہوئے اور اپنے بیٹے نانک کو ڈانٹا ڈپٹا۔ اس پر ایک مسلمان حاکم رائے بولار نے جس کے پاس بابا جی کے والد صاحب ملازمت کرتے تھے بابا جی کے والد صاحب کو بلا کر کہا:۔

''جب میں نے تم کو حکم دے رکھا ہے کہ جو کچھ نانک خرچ کریں وہ تم میرے خزانے سے لے لیا کرو لیکن اس کو کچھ نہ کہنا تو پھر تو کیوں نانک پر ناراض ہوتا ہے (تاریخ گورو خالصہ صفحہ 63)

تاریخ بتاتی ہے کہ رائے بولار حاکم نے شروع دن سے ہی جان لیا تھا کہ بابا نانک ایک خدارسیدہ اور ولی انسان ہیں چنانچہ رائے بولار نے بچپن سے ہی آپ کو اپنی کفالت میں لے لیا تھا اور بعد میں آپ کو جاگیریں بھی دی تھیں اس طرح نواب دولت خان لودھی کے متعلق بھی آتا ہے کہ وہ بھی رائے بولار کی طرح بابا نانک جی سے ازحد محبت کرتا تھا پس جبکہ ابھی گورو نانک جی اپنے مالک حقیقی کے حضور میں اس کی محبت کے گیت گانے میں مست تھے اور مخلوق خدا کی محبت میں سرشار تھے تو ان دو مسلمان حاکموں کو خدا نے آپ کی سرپرستی کیلئے مامور کر دیا تھا۔

انہی ایام میں ہندوستان میں مغلوں کی حکومت قائم ہوگئی اور پہلے مغل فرمانروا بابر نے دہلی پر اپنا جھنڈا لہرا دیا اتہاس سکھ گورو صاحبان میں بابر بادشاہ کے متعلق لکھا ہے کہ بابر نے جب گورو نانک جی کے درشن کئے تو ان کا روحانی چہرہ دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور بہت سے سوال و جواب کے بعد اس کو یقین ہوگیا کہ یہ کوئی خدا پرست ولی ہے اور بابر نے آپ سے اپنی حکومت کی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست بھی کی اور بابا نانک جی نے بابر کو اس کی سات پشتوں تک بادشاہت کی دعا دی۔

اسی طرح اُن ایام میں بابا جی کے بہت سے مسلمان اولیاء اللہ سے بھی پیار بھری ملاقاتیں رہیں جن میں حضرت شیخ فرید ثانی پیر جلال الدین۔ پیر عبدالرحمٰن حضرت شاہ اشرف بابا بڈھن شاہ اور میر سید حسن وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ ان مسلمان پیروں سے آپ کی محبت اور ان کی صحبت کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ نے ایک ایسا چولہ بنا کر اپنے زیب تن کیا جس میں تمام تر قرآن مجید کی آیات اور دُعائیں لکھی ہیں اور جو مقدس چولہ صاحب آج بھی ڈیرہ بابا نانک کے گوردوارہ میں نہایت عزت واحترام کے ساتھ رکھا ہے اور ہر سال لاکھوں زائرین جس کی زیارت کرتے ہیں۔ علاوہ اس کے گورو ہرسہائے میں رکھی ہوئی وہ پوتھی جو دراصل حمائل شریف تھی اور جس کو بغل میں دبا کر آپ مکہ مدینہ بھی تشریف لے گئے تھے اور جس کے متعلق بھائی گورداس جی نے لکھا ہے 'کتیب کچھ'' کہ مقدس کتاب آپ کے بغل میں تھی یہ چیزیں اس عزت واحترام اور محبت و پیار کی یاد دلاتی ہیں جو آپ کو اسلام اور اہل اسلام سے تھی۔

اسی طرح تاریخ میں گورو انگد جی (1539-1552ء) کے ساتھ ہمایوں بادشاہ کے ساتھ اچھے تعلقات کا ذکر ملتا ہے۔ ہمایوں کی حکومت پر ایک ایسا بھی وقت آیا تھا کہ شیر شاہ سوری نے اس کو شکست دیکر دہلی کی حکومت پر قبضہ کر لیا تھا تو اریخ گورو خالصہ میں لکھا ہے کہ جب ہمایوں شکست کھا کر کابل کی طرف جارہا تھا تو اس کے ماموں مرزا قاسم بیگ نے کہا کہ گورو نانک جی نے بابر کو سات پشتوں تک بادشاہت کرنے کی دُعا دی ہے گورو انگد دیو جی سے معلوم کرنا چاہئے کہ اس شکست کی وجہ کیا ہے کہتے ہیں کہ جب ہمایوں نے گورو انگد جی سے معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کہ:۔

''بارہ تیرہ برس کے بعد پھر تو دہلی کا بادشاہ بن جائے گا اور سات پشتوں تک تیرا راج قائم رہے گا'' (تواریخ گورو خالصہ صفحہ 360)

ہمایوں کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اکبر تخت نشین ہوا جس کے دور میں تین گورو صاحبان نے روحانیت کی شمع روشن کررکھی تھی یعنی گورو امرداس جی (1552-1574ء) گورو رام داس جی (1574-1581ء) اور گورو ارجن دیو جی (1581-1606ء) گورو رام داس جی کے زمانہ میں ان کے بہت سے حاسدین پیدا ہوگئے تھے جن میں ان کے خاندان کے لوگ بھی تھے جنہوں نے اکبر کے پاس حاضر ہو کر گورو جی کی شکایت کی کہ وہ لوگوں کا دھرم تبدیل کررہے ہیں اکبر نے گورو جی کی طرف یہ شاہی فرمان بھیجا کہ بعض ہندوؤں نے شکایت کی ہے کہ آپ ان کا دھرم تبدیل کررہے ہیں اس لئے آپ خود یا آپ کا کوئی نمائندہ اس کا جواب دینے کیلئے حاضر ہو۔

(اتہاس سکھ گورو صاحبان صفحہ 143)

اکبر کا یہ فرمان پہنچتے ہی گورو انگد جی نے اپنے ایک مرید سری جٹھینا جی کو جو بعد میں آپ کے جانشین بنے اور گورو رام داس کہلانے کو اپنا نمائندہ بنا کر روانہ کیا بادشاہ نے ساری بات سن کر فیصلہ کیا۔

''میں کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیتا اور مجھے خود بھی ان کے (گورو صاحب کے) خیالات بہت پسند ہیں یہ فیصلہ سن کر وہ سب شکایت کنندگان شرمندہ ہو کر اپنے گھروں کو چلے گئے اکبر بادشاہ نے گورو رامداس کی بہت عزت وتکریم کی'' (اتہاس گورو صاحبان صفحہ 10)

شاہنشاہ اکبر نے گورو صاحبان کو بہت سی جاگیریں بھی دی تھیں چنانچہ اس تعلق میں گورو دھام دیدار صفحہ 89-90 میں 84 گاؤں جاگیریں دیئے جانے کا ذکر کر کے ان کی پوری فہرست بھی دی گئی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جب امرتسر کے تالاب کی سیوا ہورہی تھی اکبر اپنے لشکر سمیت حاضر ہوگیا اس طرح اکبر بادشاہ نے گورو گرنتھ صاحب کی جو عزت افزائی کی اس کا تذکرہ ہم قبل ازیں کر چکے ہیں۔

ذیل میں ہم تواریخ گورو خالصہ سے شاہنشاہ اکبر کی گورو رامداس جی سے ملاقات کا ذکر کرتے ہیں۔

''اکبر بادشاہ گورو گھر کا بہت شردھالو ہو چکا تھا وہ جب بھی پنجاب آتا ستگورو رامداس جی کے درشن کیلئے آتا وہ سمت 1636 بکرمی میں ایک بار آیا اس وقت شری رام داس جی نیا شہر بسا رہے تھے بادشاہ نے نئے بنائے جانے والے تالاب کے متعلق بھی سن رکھا تھا کیونکہ لاہور سے تالاب کی کارسیوا کیلئے بہت سے سکھ آیا کرتے تھے۔ اکبر بادشاہ سیوا کا یہ کام دیکھ کر حیران رہ گیا گورو کا بازار بن چکا تھا دکانیں کھل چکی تھیں گورو کا لنگر چل رہا تھا...... گورو جی کے درشن کر کے اکبر بادشاہ نے لنگر سے پرشاد حاصل کیا اور خوشی خوشی کھایا گورو جی کے درشن کر کے ایک سو ایک سونے کی مہریں بھی بھینٹ کیں۔

جب اکبر بادشاہ گورو رامداس جی کی ملاقات کیلئے گوئندوال پہنچا تو جھبال تحصیل کی جاگیر پر آیا ابھی ان دیہاتوں کا گورو جی کے نام انتقال نہیں ہوا تھا اکبر نے اپنے کارندوں کو اس جاگیر کا انتقال کرنے کا حکم دیا۔

بادشاہ اکبر کے اس دورہ کا اثر عام لوگوں پر بہت اچھا پڑا جگہ جگہ لوگ گھر گھر تذکرہ کرنے لگے لوگ بھاری تعداد میں گورو گھر آنے لگے اور ستگورو جی کے درشن کرنے لگے''۔

(تواریخ گورو خالصہ مصنفہ گیانی گیان سنگھ جی حصہ دوم پبلشر جواہر سنگھ کرپال سنگھ ایڈیشن جولائی 1992ء صفحہ 46-47)

علاوہ اس کے گورو ارجن جی کا حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گہرا پیار کا رشتہ تھا اور وہ آپ کو ایک بزرگ ولی تسلیم کرتے تھے اس بناء پر آپ نے حضرت میاں میر سے درخواست کی کہ وہ ہرمندر صاحب کا سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھیں چنانچہ ہرمندر صاحب کا سنگ بنیاد حضرت میاں میرؒ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا۔

جب شری ہرگوبند جی (1606-1645ء) کا زمانہ آیا تو اس وقت شاہنشاہ جہانگیر تخت نشین تھا۔ اس سے قبل کی سکھ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ گورو ارجن دیو جی کو جہانگیر کے دور میں بعض چغلخوروں کی شکایات پر جن میں گورو گھر کے افراد بھی شامل تھے اسی طرح بعض ہندو راجے بھی اس شرارت میں ملوث تھے گورو ارجن دیو جی کو شہید کر دیا گیا تھا۔ لیکن جب گورو ہرگوبند جی کا زمانہ آیا تو آپ پر بھی یہی زیادتیاں شروع ہوگئیں لیکن دوسری طرف جہانگیر بادشاہ کو علم ہو چکا تھا کہ پنجاب میں گورو ارجن دیو جی اور گورو ہرگوبند جی اللہ والے بزرگ ہیں دوسرے جہانگیر کے بعض حکام نے بھی انہیں گورو ہرگوبند جی کے متعلق بتایا کہ یہ اللہ والے لوگ ہیں بلاوجہ ان کو ستایا جارہا ہے چنانچہ جہانگیر نے گورو ہرگوبند جی کو دہلی بلایا جس پر گورو جی بادشاہ کی ملاقات کیلئے دہلی تشریف لے گئے بادشاہ نے آپ کی بہت عزت افزائی کی اور خاص مقام پر آپ کو رہائش دی بلکہ تاریخ میں یہاں تک لکھا ہے کہ بادشاہ اپنے شکار کے سفر پر بھی آپ کو لے گیا اس سفر میں گورو جی نے آگرہ کا دورہ کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگوبند جی اس بات کو اچھی طرح محسوس کرتے تھے کہ گورو ارجن دیو جی کی شہادت میں جہانگیر بادشاہ کا ذاتی کوئی تعلق نہیں یہ نیچے کے حکام اور چغلخوروں کی شکایت کے نتیجہ میں ہوا ہے اس بنا پر آپ بادشاہ جہانگیر کے پاس معاملے کی وضاحت کیلئے خود تشریف لے گئے ورنہ اگر آپ کو پتہ ہوتا کہ جہانگیر نے ازخود حکم دے کر ارجن دیو جی کو شہید کر دیا ہے تو وہ کبھی بھی اس کی ملاقات کیلئے تشریف نہ لے جاتے۔

مسٹر میکالف لکھتے ہیں کہ ایک بار جہانگیر بادشاہ گورو ہرگوبند صاحب کے ساتھ امرتسر آیا اس وقت ابھی

باقی صفحہ: (15) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں۔

قرآن کریم کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۲۴ر ستمبر ۲۰۰۴ء بمطابق ۲۴ر تبوک ۱۳۸۳ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح،مورڈن،لندن(برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

اشهد ان لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ ملک يوم الدين ۔ اياک نعبد و اياک نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ﴾ (سورۃ البقرہ آیت :3)۔ دنیا میں،جب سے یہ دنیا قائم ہے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی اصلاح کے لئے بے شمار نبی بھیجے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی قوموں کے لئے شریعت لے کر آئے جو کتاب ان پر اتری اس کے احکام انہوں نے اپنی قوم کو بتائے، کچھ ان نبیوں کی پیروی میں بھی تھے جو اس شریعت کو آگے چلانے والے تھے، تو بہرحال نبیوں کا یہ سلسلہ اپنی اپنی قوم تک محدود رہا، یہاں تک کہ انسان کامل اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنی شریعت بھی کامل کی اور آخری شرعی کتاب قرآن کریم کی صورت میں نازل فرمائی جس میں گزشتہ انبیاء کے تمام واقعات بھی آگئے اور تمام شرعی احکام بھی اس میں آگئے اور آئندہ کی پیش خبریاں بھی اس میں آگئیں۔اور تمام علوم موجودہ بھی اور آئندہ بھی، ان کا بھی اس میں احاطہ ہو گیا گویا کہ علم وعرفان کا ایک چشمہ جاری ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ ایک ایسا چشمہ ہے جو پاک دل ہو کر اس سے فیض اٹھانا چاہے وہ اس سے فائدہ اٹھائے گا۔وہ تقویٰ میں بھی آگے بڑھے گا، وہ ہدایت پانے والوں میں بھی شمار ہو گا کیونکہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں اور یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:’’اس کے فیوض اور برکات کا در ہمیشہ جاری ہے۔اور وہ ہر زمانے میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا‘‘۔

تو یہ دعویٰ ہے جو اس کتاب کا ہے اگر تم پاک دل ہو کر اس کی طرف آؤ گے، ہر کانٹے سے ہر جھاڑی سے جو تمہیں الجھا سکتی ہے، تمہیں بچنے کی تمنا ہے اور نہ صرف تمہیں بچنے کی تمنا ہے بلکہ اس سے بچنے کی کوشش کرنے والے بھی ہو اور تمہارے دل میں اگر اس کے ساتھ خدا کا خوف بھی ہے، اس کے حکموں پر چلنے کی کوشش بھی اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش اور تڑپ بھی ہے پھر یہ کتاب ہے جو تمہیں ہدایت کی طرف لے جائے گی۔اور جب انسان، ایک مومن انسان، تقویٰ کے راستوں پر چلنے کا خواہشمند انسان قرآن کریم کو پڑھے گا، سمجھے گا اور غور کرے گا اور اس پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ اس ذریعے سے ہدایت کے راستے بھی پاتا چلا جائے گا اور تقویٰ پر بھی قائم ہوتا چلا جائے گا، تقویٰ میں ترقی کرتا چلا جائے گا۔اور قرآن کریم کی ہدایت تمہیں دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب کرے گی۔تم اللہ تعالیٰ کی رضا کو پانے والے بھی ہو گے۔اللہ تعالیٰ کیونکہ انسانی فطرت کو بھی جانتا ہے اس لئے ہمیں قرآن کریم نے اس بات کی بھی تسلی دے دی کہ یہ کام تمہارے خیال میں بہت مشکل ہے۔عام طور پر تمہیں یہ خیال نہ آئے کہ اس کتاب کے احکام ہر ایک کو سمجھ نہیں آسکتے، ہر ایک کے لئے ان کو سمجھنا مشکل ہے۔اگر کوئی سمجھ آ بھی جائیں تو اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔تو اس بارے میں بھی قرآن کریم نے کھول کر بتا دیا کہ یہ کوئی مشکل نہیں ہے۔یہ بڑی آسان کتاب ہے۔اور اس کی یہی خوبی ہے کہ یہ ہر طبقے اور مختلف استعدادوں کے لوگوں کے لئے راستہ دکھانے کا باعث بنتی ہے۔بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے، ہدایت کے راستے تلاش کرنا چاہتا ہے، وہ نیک نیت ہو کر، پاک دل ہو کر اس کو پڑھے اور اپنی عقل کے مطابق اس پر غور کرے، اپنی زندگی کو اس کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔کوشش تو بہرحال شرط ہے وہ تو کرنی پڑتی ہے۔دنیاوی چیزوں کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے اس کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔روٹی کمانے کے لئے دیکھ لیں کتنی کوشش کرنی پڑتی ہے۔سوائے ان لوگوں کے جن کا شیوہ ہی نکمے بیٹھ کر کھانا ہوتا ہے۔دوسروں سے امید لگائے بیٹھے ہوتے ہیں یا ایسے بھی ہوتے ہیں جو بیویوں کو کہتے ہیں جاؤ کماؤ، میں گھر میں بیٹھتا ہوں۔پیشہ ور مانگنے والے بھی مانگنے کی کوششوں میں محنت کرتے ہیں۔یہاں مغرب میں بھی بہت سارے مانگنے والے سارا دن باجے، ڈھول اور دوسری اس طرح کی چیزیں لے کر سڑکوں اور پارکوں میں بیٹھتے ہیں۔یہ سب کچھ اس کوشش میں ہی ہے نا! کہ روٹی حاصل کی جائے۔تو بہرحال میں یہ کہہ رہا تھا کہ اگر کوشش کرو گے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی، ہدایت پانے کی اور تقویٰ حاصل کرنے کی تو پھر تمہیں اس کتاب سے بہت کچھ ملے گا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نیت نیک ہے تو میں نے اس کو تمہارے لئے آسان کر دیا ہے اور کر دوں گا، بشرطیکہ تم اس کو پڑھ کر عمل کر کے ہدایت پانا چاہو۔جیسا کہ فرماتا ہے ﴿وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ﴾ (القمر:18)،اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا ہے، پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟ پس یہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ ہے، یہ اس کا دعویٰ ہے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے اس کی فطرت کی ہر اونچ نیچ کو جانتا ہے۔اس کے اندر کو بھی جانتا ہے جہاں تک انسان خود بھی نہیں پہنچ سکتا۔اس کو پتہ ہے کہ کس شخص کی کتنی استعدادیں ہیں۔اور اس کی فطرت میں کیا کیا خوبیاں یا برائیاں ہیں۔اس نے فرمایا کہ تم نصیحت پکڑنے والے بنو تم اس کو پڑھ کر اس پر عمل کرنے والے بنو۔صرف نام کے مسلمان ہی نہ ہو۔صرف یہ دعویٰ کر کے کہ ہم نے امام مہدی کو مان لیا اور بس قصہ ختم، اس کے بعد دنیاوی دھندوں میں پڑ جاؤ۔اگر اس طرح کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بھلانے والے ہو گے۔اور اگر نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کو پانے کی تلاش میں ہو گے، اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہو گے۔تو فرمایا کہ میں نے قرآن کریم میں انسانی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑے آسان انداز میں نصیحت کی ہے۔بڑے آسان حکم دیئے ہیں جن پر ہر ایک عمل کر سکتا ہے۔جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ اس میں تمام بنیادی اخلاق اور اصول وقواعد کا ذکر بھی آ گیا جن پر عمل کرنا کسی کم سے کم استعداد والے کے لئے بھی مشکل نہیں ہے۔عبادتوں کے متعلق بھی احکام ہیں تو وہ ہر ایک کی اپنی استعداد کے مطابق ہے۔عورتوں کے متعلق حکم ہیں تو وہ ان کی طاقت کے مطابق ہیں۔گھریلو تعلقات چلانے کے لئے حکم ہے تو وہ عین انسان کی فطرت کے مطابق ہے۔معاشرے میں تعلقات اور لین دین کے بارے میں حکم ہے تو وہ ایسا کہ ایک عام آدمی جس کو نیکی کا خیال ہے وہ بغیر اپنا یا دوسرے کا نقصان کئے اس پر عمل کر سکتا ہے۔پھر جن باتوں کی سمجھ نہ آئے یا بعض ایسے حکم ہیں جو بعض لوگوں کی ذہنی استعدادوں سے زیادہ ہوں، اور بعض گہری عرفان کی باتیں ہیں ان کے سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زیادہ استعداد والوں کو علم دیا کہ انہوں نے ایسے مسائل آسان کر کے ہمارے سامنے رکھے دیئے۔اور ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اس زمانے میں ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق ملی جن کو اللہ تعالیٰ نے حَکَم اور عَدَل بنا کر بھیجا۔جنہوں نے قرآن کریم کے ایسے چھپے خزانے جن تک ایک

عام آدمی پہنچ نہیں سکتا تھا ان خزانوں کے بارے میں کھول کر وضاحت کر دی۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ اور اس دعویٰ کے مطابق ہے کہ اگر تمہیں نصیحت حاصل کرنے کا شوق ہے تو ہم نے قرآن کریم کو آسان بنایا ہے۔ کیونکہ بعض معارف ایسے ہیں کہ ایک عام آدمی کی استعداد سے زیادہ ہیں، اس کی سمجھ سے بالا ہیں۔ ان کو کھولنے کے لئے فرمایا کہ میں اپنے پیاروں پر علم کے معارف کھولتا رہا ہوں اور رہتا ہوں اور اس زمانے میں یہ تمام دروازے مسیح موعود اور مہدی موعود پر کھول دیئے ہیں۔ پس انہوں نے جس طرح آسان کرکے، کھول کر قرآن کریم کی نصیحت ہمیں پہنچائی ہے اس پر عمل کرنا چاہئے۔ اور اگر کوئی ان نصائح پر عمل نہیں کرتا، جن کی خدا تعالیٰ سے علم پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت فرمائی ہے، تو یہ اس کی بدقسمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی نصیحت کو آسان کر کے سمجھانے کے لئے اپنا نمائندہ بھیج دیا ہے، اس کی بات نہ ماننا بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اس کو نہ ماننے کا یہ نتیجہ نکل رہا ہے کہ جن نصائح اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو امام وقت نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر آسان کر کے دکھایا ہے، اس میں یہ لوگ ایچ پیچ تلاش کرتے ہیں اور بعض باتوں کو ناقابل عمل بنا دیا ہے۔ کچھ حکموں کو کہہ دیا کہ منسوخ ہو گئے۔ کچھ کو صرف قصہ کہانی کے طور پر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو کہہ دیا تھا کہ بعض باتیں صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جن کو اللہ نے کامل علم دیا ہے۔ اور اب جبکہ اللہ اور اس کے رسول کے وعدے کے مطابق دین کو سنبھالنے والا ایک پہلوان حَکم اور عدل آ گیا تو ان تفسیروں کو بھی ماننا ضروری ہے جو اس نے کی ہیں۔

بہر حال ایک احمدی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے قرآن کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر انہیں اصولوں پر چلتے ہوئے اور مزید وضاحت کرتے ہوئے خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہئے۔ اور پھر اس پر عمل کرنا ہے تب ہی ان لوگوں میں شمار ہو سکیں گے جن کے لئے یہ کتاب ہدایت کا باعث ہے۔ ورنہ تو احمدی کا دعویٰ بھی غیروں کے دعوے کی طرح ہی ہو گا کہ ہم قرآن کو عزت دیتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ یہ صرف دعویٰ تو نہیں؟ اور دیکھے کہ حقیقت میں وہ قرآن کو عزت دیتا ہے؟ کیونکہ اب آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا اور قرآن کو عزت دینا یہی ہے کہ اس کے سب حکموں پر عمل کیا جائے۔ قرآن کی عزت یہ نہیں ہے کہ جس طرح بعض لوگ شیلفوں میں اپنے گھروں میں خوبصورت کپڑوں میں لپیٹ کر قرآن کریم رکھ لیتے ہیں اور صبح اٹھ کر ماتھے سے لگا کر پیار کر لیا اور کافی ہو گیا اور جو برکتیں حاصل ہونی تھیں ہو گئیں۔ یہ تو خدا کی کتاب سے مذاق کرنے والی بات ہے۔ دنیا کے کاموں کے لئے تو وقت ہوتا ہے لیکن سمجھنا تو ایک طرف رہا، اتنا وقت بھی نہیں ہوتا کہ ایک دو رکوع تلاوت ہی کر سکیں۔

پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں۔ یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہر حال ایک کام ہوا ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے، ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے۔ لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں چنانچہ میں اس وقت اس ثبوت کے لئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اپنی حمایت اور تائید کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا کہ ﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾ یعنی بے شک ہم نے اس ذکر (یعنی قرآن شریف) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں“۔ (الحکم 17، نومبر 1905ء)

پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں بھی جو کچھ ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ہی ملنا ہے اور برکت اس کے احکام پر عمل کرنے میں ہی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔ اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتداء میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 409 جدید ایڈیشن)

پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے۔ پھر ترجمہ پڑھنے کی کوشش بھی کریں۔ اور سب ذیلی تنظیموں کو اس سلسلے میں کوشش کرنی چاہئے، خاص طور پر انصار اللہ کو کیونکہ میرے خیال میں خلافت ثالثہ کے دور میں ان کے ذمے یہ کام لگایا گیا تھا۔ اسی لئے ان کے ہاں ایک قیادت بھی اس کے لئے ہے جو تعلیم القرآن کہلاتی ہے۔ اگر انصار پوری توجہ دیں تو ہر گھر میں باقاعدہ قرآن کریم پڑھنے اور اس کو سمجھنے کی کلاسیں لگ سکتی ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابو موسیٰؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مومن قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال ایک ایسے پھل کی طرح ہے جس کا مزہ بھی عمدہ اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے۔ اور وہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا مگر اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال اس کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو عمدہ ہے مگر اس کی خوشبو کوئی نہیں۔ اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اس خوشبودار پودے کی طرح ہے جس کی خوشبو تو عمدہ ہے مگر مزا کڑوا ہے۔ اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ایسے کڑوے پھل کی طرح ہے جس کا مزا بھی کڑوا ہے جس کی خوشبو بھی کڑوی ہے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب اثم من رای بقراۃ القرآن اوتاکل بہ اور فخربہ)

اس حدیث سے قرآن کریم کی مزید وضاحت یہ ہوتی ہے کہ نہ صرف تلاوت ضروری ہے بلکہ اس کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ جو قرآن کریم پڑھتے بھی ہیں اور اس پر غور بھی کرتے ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں وہ ایسے خوشبودار پھل کی طرح ہیں جس کا مزا بھی اچھا ہے اور جس کی خوشبو بھی اچھی ہے۔ کیسی خوبصورت مثال ہے۔ کہ ایسا پھل جس کا مزا بھی اچھا ہے جب انسان کوئی مزیدار چیز کھاتا ہے تو پھر دوبارہ کھانے کی بھی خواہش ہوتی ہے۔ تو قرآن کریم کو جو اس طرح پڑھے گا کہ اس کو سمجھ آ رہی ہو گی اس کو سمجھنے سے ایک قسم کا مزا بھی آ رہا ہو گا اور جب اس پر عمل کر رہا ہو گا تو اس کی خوشبو بھی ہر طرف پھیلا رہا ہو گا۔ اس کے احکام کی خوبصورتی ہر ایک کو ایسے شخص میں نظر آ رہی ہو گی۔

پس ایسے لوگ ہی ہوتے ہیں جو تقویٰ میں ترقی کرنے والے اور راہ ہدایت پانے والے ہوتے ہیں۔ ان کے گھر کے ماحول بھی جنت نظیر ہوتے ہیں۔ ان کے باہر کے ماحول بھی پرسکون ہوتے ہیں۔ وہ بیوی بچوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ ماں باپ کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ صلہ رحمی کے بھی اعلیٰ معیار قائم کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ ہمسایوں کے بھی حقوق ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے دنیاوی کاموں کے بھی حق ادا کر رہے ہوتے ہیں اور وہ جماعتی خدمات کو بھی ایک انعام سمجھ کر اس کی ادائیگی میں اپنے اوقات صرف کر رہے ہوتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے، رحمان کے بندے ہوتے ہیں۔ ان کے بچے بھی ایسے باپوں کو ماڈل سمجھ رہے ہوتے ہیں اور ان کی بیویاں بھی ان سے خوش ہوتی ہیں اور پھر ایسی بیویاں ایسے خاوندوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتی ہیں، اپنے عملوں کو بھی ان کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہیں اور اس طرح ایسے لوگ بغیر کچھ کہے بھی خاموشی سے ہی ایک اچھے راعی، ایک اچھے نگران کا نمونہ بھی قائم کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کا ہمسایہ بھی ان کی تعریف کے گیت گا رہا ہوتا ہے اور ان کا ماحول اور معاشرہ بھی ایسے لوگوں کی خوبیاں گنوا رہا ہوتا ہے۔ ان کا افسر بھی ایسے شخص کی فرض شناسی کے قصے سنا رہا ہوتا ہے اور اس کا ماتحت بھی ایسے اعلیٰ اخلاق کے افسر کے گن گا رہا ہوتا ہے اور اس کے لئے قربانی دینے کے لئے بھی تیار ہوتا ہے۔ اور اس کے دوست اور ساتھی بھی اس کی دوستی میں فخر محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ خوبیاں ہیں جو قرآن پڑھ کر اس پر عمل کر کے ایک مومن حاصل کر

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دعا: کے ازاراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش 2237-0471, 2237-8468

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion
Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara,
Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

سکتا ہے۔ بلکہ اور بھی بہت ساری خوبیاں ہیں۔ یہاں تو میں ساری گنوا نہیں سکتا۔ تو جس کو یہ سب کچھ مل جائے وہ کس طرح سوچ سکتا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ کر اس پر عمل نہ کرے جب عمل کرنے کے بعد یہ سب کچھ حاصل ہو رہا ہے۔ اور پھر جو دوسری مثال اس میں دی کہ جو اتنی نیکی رکھتا ہے گو وہ باقاعدہ گھر میں تلاوت تو نہیں کر رہا ہوتا، ترجمہ پڑھنے والا تو نہیں ہے، اس پر غور کرنے والا تو نہیں ہے لیکن جب بھی جمعہ پر آتا ہے، درسوں پر آتا ہے، نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے، وہاں قرآن کریم کی کوئی ہدایت کی بات سن لیتا ہے تو پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہ اس کا مزا تو نہیں لیتا جو قرآن کریم کو پڑھنے، سمجھنے اور غور کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس سے بھی وہ کچھ نہ کچھ حصہ لے رہا ہوتا ہے۔

اس مثال میں جس طرح بیان کیا گیا ایسے لوگ ہیں جو دنیا کے دکھاوے کے لئے قرآن کریم پڑھتے ہیں تو قرآن کریم کی خوشبو اس کو پڑھنے کی وجہ سے ماحول میں قائم ہوگی۔ کوئی نیک فطرت اس سے فائدہ اٹھالے گا۔ لیکن وہ شخص جو دکھاوے کی خاطر یہ سب کچھ کر رہا ہے اس شخص کو اس کا پڑھنا کوئی مٹھاس، کوئی خوشبو میسر نہیں کر سکتی۔ کوئی فائدہ اس کو نہیں پہنچے گا۔ اور پھر وہ شخص جو نہ قرآن پڑھتا ہے اور نہ اس پر عمل کرتا ہے، اس میں تو فرمایا کہ ایسی منافقت بھر گئی ہے کہ جس میں نہ خوشبو ہے اور نہ مزا ہے۔ نہ وہ خود فیض پا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا اس سے فیض پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایسا بننے سے محفوظ رکھے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کچھ لوگ اہل اللہ ہوتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں اس پر آپؐ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! خدا کے اہل کون ہوتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن والے اہل اللہ اور اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 128 مطبوعہ بیروت)
اہل اللہ بننے کے لئے جیسا کہ پہلی حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔ قرآن کریم کو پڑھنے والے بھی بنیں اور اس پر عمل کرنے والے بھی بنیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے“۔

(الحکم 31/ اکتوبر 1901ء)

پس ہر احمدی کو اپنی کامیابیوں کو حاصل کرنے کے لئے یہ نسخہ آزمانا چاہئے۔ دین بھی سنور جائے گا اور دنیاوی مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔ آج دیکھ لیں مسلمانوں میں جو لڑائی جھگڑے اور دنیا کے سامنے ذلت کی حالت ہے وہ اسی لئے ہے کہ نہ قرآن پڑھتے ہیں اور نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ جو پڑھتے ہیں وہ عمل نہیں کرتے، سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے تو ظاہر ہے پھر قرآن کو چھوڑنے کا یہی نتیجہ نکلنا تھا جو نکل رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”یاد رکھو قرآن کریم حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن کریم پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں۔ اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سے امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے۔ یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ اس چشمے پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا۔ مگر باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دور رہتا ہے جو موت آکر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے، مگر نہیں۔ اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اس طرف بلاوے تو اسے کذّاب اور دجّال کہا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا قابل رحم حالت اس قوم کی ہوگی“۔

فرمایا کہ: ”مسلمانوں کو چاہئے تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے۔ اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں“۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 140-141 جدید ایڈیشن)

جب یہ دوسروں کے لئے نصیحت ہے تو یہ ہمارے لئے تو اور بھی زیادہ بڑھ کر ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے جو عمل نہیں کرتے، قرآن کریم میں آیا ہے کہ ﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا﴾ (الفرقان: ۳۱) ۔ اور رسول کہے گا اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ پس احمدیوں کو ہمیشہ فکر کرنی چاہئے کیونکہ ماحول کا بھی اثر ہو جاتا ہے۔ دنیاداری بھی غالب آ جاتی ہے۔ کوئی احمدی کبھی بھی ایسا نہ رہے جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو، کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس کے احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی اس آیت کے نیچے آ جائے کہ اس نے قرآن کریم کو متروک چھوڑ دیا ہو۔ پس اس کے لئے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو کمیاں ہیں ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہمارے اندر کوئی کمی تو نہیں۔ ہم نے قرآن کریم کو چھوڑ تو نہیں دیا۔ تلاوت باقاعدگی سے ہو رہی ہے یا نہیں۔ ترجمہ پڑھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ تفسیر سمجھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ متروک چھوڑنے کا مطلب یہی ہے کہ اس کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے نہ اللہ کے حقوق ادا کر رہے ہیں نہ بندوں کے حقوق ادا کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں جب ہر کوئی اپنا جائزہ لے تو ہر ایک کو اپنا علم ہو جائے گا کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت صہیبؓ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن کریم کے محرمات کو عملاً حلال سمجھ لیا اس کا قرآن پر کوئی ایمان نہیں۔ یعنی جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ان کی کوئی پرواہ نہیں کی قرآن کریم کے جو احکامات ہیں ان پر عمل نہ کیا۔ تو ایسا شخص لاکھ کہتا رہے کہ الحمدللہ میں مسلمان ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتا ہے کہ نہیں تمہارا کوئی ایمان نہیں ہے۔ کیونکہ تم قرآن کریم کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے۔ پس ایسے لوگوں کو جو لوگوں کے حق مارتے ہیں ان کے حقوق غصب کر رہے ہیں اس حدیث کو سننے کے بعد [illegible] ہے کہ میرا ایمان جا رہا ہے، کس طرح اس کو واپس لے کے آنا ہے۔

پھر ایک روایت میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا کہ عنقریب بہت سے فتنے پیدا ہوں گے دریافت کیا گیا کہ ان فتنوں سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی اے جبرائیل!۔ فرمایا کہ فتنوں سے خلاصی کی صورت کتاب اللہ ہے۔ پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف توجہ دیں اس کو پڑھیں، اس کی تلاوت کریں۔ اس کے مطالب کی طرف بھی توجہ دیں اور جیسا کہ پہلے حدیث بیان ہو چکی ہے، اس کا مزا بھی لیں اور اس کی خوشبو بھی پھیلائیں۔

ایک روایت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کو ظاہر کر کے پڑھنے والا، ظاہری طور پر صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور قرآن کریم کو چھپا کر پڑھنے والا خفیہ طور پر چندہ دینے والے کی طرح ہے۔ پس جیسا کہ روایت میں ہے کہ صدقہ بلاؤں، خطرات اور فتنوں کو دور کرتا ہے، ان کو ٹالتا ہے۔ قرآن کریم کا پڑھنا اور اس طرح پڑھنا کہ اس کی سمجھ بھی آ رہی ہو صدقے کے طور پر قبول ہو گا۔ اور اس کی برکت سے تمام فتنوں سے بھی بچا جا سکتا ہے تمام برائیوں سے بھی بچا جا سکے گا اور ابتلاؤں سے بھی بچا جا سکے گا۔

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
0092-4524-214750 ریلوے روڈ
0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف دو آدمی ایسے ہیں جن کے بارے میں حسد (یعنی رشک جائز ہے۔ یعنی ایسا حسد جو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ تعریفی رنگ میں ہو)۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہو۔ اور اس پر رشک کرنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی ایسی چیز دی جاتی جو اسے دی گئی ہے تو میں بھی ایسے ہی کرتا جیسا یہ کرتا ہے۔ اور دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو جس کو وہ وہاں خرچ کرتا ہے جہاں خرچ کرنے کا حق ہے اور اس پر رشک کرنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی ایسی چیز دی جاتی جو اسے دی گئی تو میں بھی ویسے ہی کرتا جیسا یہ کرتا ہے۔ (بخاری کتاب التمنی)

قرآن کریم کے پڑھنے کے بھی کچھ آداب ہیں اس کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین دن سے کم عرصے میں قرآن کریم کو ختم کیا اس نے قرآن کریم کا کچھ نہیں سمجھا۔ (ترمذی ابواب القراءۃ)۔ بعض لوگوں کو بڑا فخر ہوتا ہے کہ ہم نے اتنے دن میں، ایک دن میں یا دو دن میں سارا قرآن کریم ختم کر لیا۔ یا ہم نے اتنے منٹ میں سیپارے ختم کر دیئے یا اتنا سیپارہ ختم کر دیا۔ بلکہ رمضان کے دنوں میں تو پاکستان میں (اور جگہوں پہ بھی ہو گا) غیروں کی مسجدوں میں مقابلہ ہوتا ہے کہ کون جلدی تراویح پڑھاتا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ہماری یونیورسٹی کا کارکن تھا۔ بڑا نمازی غیر از جماعت، وہ بتاتا تھا کہ میں آج فلاں مسجد میں گیا وہاں فلاں مولوی بڑا اچھا ہے اس نے تو تین منٹ میں دو رکعت نماز پڑھا دی اور آٹھ رکعتوں میں قرآن کریم کا ایک پارہ ختم کر دیا۔ تو جب اسے پوچھو کہ کچھ سمجھ بھی آئی؟۔ سمجھ آئی یا نہ آئی اس نے بہرحال قرآن کریم پڑھ دیا تھا۔ وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ حالانکہ حکم یہ ہے کہ قرآن کریم غور سے اور سمجھ کر پڑھو، ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ باب کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ)۔ تو یہ مزید کھل گیا کہ ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔

اور کس طرح پڑھنا چاہئے؟ اس کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے۔ اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے۔ اور ان بداعمالیوں سے بچے جن کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مددوحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے، اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو وہ محدثات میں داخل ہوگی۔ رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے۔ اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چل کر ایک اور قسم کا پھول چنتا ہے۔ پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے۔ ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی۔ خدا تعالیٰ کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلاں راہ سے اگر سورۃ یاسین پڑھوگے تو برکت ہوگی ورنہ نہیں''۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۵۱۹ جدید ایڈیشن) یہ باتیں ہوتی ہیں کہ اس طرح سورۃ یاسین پڑھی جائے تو برکت ہوگی اور اگر اس طرح ہوگی تو نہیں ہوگی۔

پس ہر ایک کو اس نصیحت پر عمل کرنا چاہئے، دلوں کو پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس طرح غور اور تدبر سے پڑھنا چاہئے جیسا کہ آپؑ نے فرمایا۔ پھر ہر ایک جائزہ لے کہ کتنے حکم ہیں جن پر میں عمل کرتا ہوں۔ تو اگر روزانہ تلاوت کی عادت ہو اور پھر اس طرح روزانہ جائزہ ہو تو کیا دل کے اندر کوئی برائی رہ سکتی ہے۔ کبھی نہیں۔ تو یہ بھی ایک پاک کرنے کا ذریعہ ہوگا۔

نونیت جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
NAVNEET JEWELLERS
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے''۔

(چشمہ معرفت. روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۸،۳۰۹)

اللہ کرے کہ ہم خود بھی اور اپنے بیوی بچوں کو بھی اس طرف توجہ دلانے والے ہوں اور اپنے دلوں کو منور کرنے والے ہوں اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ انصار اللہ کے ذمہ خلافت ثالثہ میں یہ لگایا گیا تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کریں، قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں۔ گھروں کو بھی اس نور سے منور کریں لیکن ابھی بھی جہاں تک میرا اندازہ ہے انصار اللہ میں بھی 100 فیصد قرآن کی تلاوت کرنے والے نہیں ہیں۔ اگر جائزہ لیں تو یہی صورتحال سامنے آئے گی۔ اور پھر یہ کہ اس کا ترجمہ پڑھنے والے ہوں آج انصار اللہ کا اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے یہ بھی ان کے پروگرام میں ہونا چاہئے کہ اپنے گھروں میں خود بھی پڑھیں اور اپنے بیوی بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ وہ بھی اس پر عمل کرنے والے ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے''۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 61)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''قرآن شریف پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے۔ اور آئندہ زمانے کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اس زمانے کے حسب حال ہو تو ہو، لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے۔ اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102 جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔ مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر خدا ہے۔ قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کر لو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 191 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم قرآن کریم کے مقام کو پہچانیں اور اپنی زندگیاں بھی سنوارنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کی زندگیاں بھی سنوارنے والے ہوں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ہمیں نصائح فرمائی ہیں ان پر عمل کرنے والے ہوں۔

❁❁❁ ❁ ❁❁❁

صدقات

ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بکثرت صدقہ و خیرات کرنا بھی سنت نبوی ہے۔ اسلئے ذیل میں صدقات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے تا کہ احباب جماعت اس طوعی نیکی کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔ حضورؓ نے فرمایا:-

''خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا ہے خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اُس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اسکا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے''۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں حائل رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔ پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سنت نبوی کے تابع ان بابرکت ایام میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

رمضان المبارک کے فیوض و برکات

طاہر احمد طارق مبلغ جیند ہریانہ

عبادتوں۔ریاضتوں اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی قبولیت دُعا کے مواقع۔صدقہ و خیرات میں ترقی۔ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے اور روحانیت میں ترقی کے اعلیٰ درجہ پر رہنمائی کرنے کیلئے بیش بہا قیمتی تحفے لیکر روحانیت کا موسم بہار یعنی رمضان المبارک ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں آیا ہے۔

انسان کی روحانی اور جسمانی حالات ہمیشہ ایک سے نہیں رہتے یہ اُس کا فطری تقاضا ہے۔ایک مومن گیارہ مہینے خواہ کیسے ہی حالات سے گذر رہا ہو۔لیکن روحانیت کے اس موسم بہار کا چاند جوں ہی اُفق پر مسرت اور شادمانی کے پیغامات لیکر نمودار ہوتا ہے تو دل میں عجیب لذت اور سرور کی ایک لہر دوڑجاتی ہے۔اُس کی آمد پر مومن جہاں مختلف پروگرام تیار کرنے لگتا ہے وہاں ایک سچا مومن اس کی ذمہ داری کو کماحقہ ادا کرنے اور اُن سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کیلئے بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے کہ نہ جانے وہ اس کی عظمت کے مطابق اس سے بھرپور فائدہ اُٹھا بھی سکے گا یا نہیں اور پھر پورے طور پر اس سے استفادہ حاصل کرنے کیلئے وہ خدا تعالیٰ سے مدد بھی مانگتا ہے کہ اے خدا ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم اس سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں۔حضرت مصلح موعودؓ اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''رمضان ایک خاص اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے اور جس شخص کے دل میں اسلام اور ایمان کی قدر ہوتی ہے وہ اس مہینے کے آتے ہی اپنے دل میں ایک خاص حرکت اور اپنے جسم میں ایک خاص قسم کی کپکپاہٹ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان گذر جائیں۔کتنے ہی سال ہمیں اور اُن کو آپس میں جدا کرتے چلے جائیں کتنے ہی دنوں کا فاصلہ ہم میں اور اُن میں حائل ہوتا چلا جائے لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینے نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے۔اور ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئے ہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس لئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سماٹ کر ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب پہنچا دیا ہے''۔(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۳۹۳ نیا ایڈیشن)

مومن جب رمضان المبارک کے مہینہ میں داخل ہوتا ہے تو اس کے اندر ایک روحانی سرور، لذت اور اطمینان کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ نماز باجماعت کی ادائیگی، تہجد میں باقاعدگی تلاوت قرآن کا التزام، مخلوق خدا سے ہمدردی، صدقہ و خیرات میں کثرت غریبوں سے خیر خواہی، پڑوسیوں کا خیال، رشتہ داروں سے حسن سلوک مالی قربانی کی کثرت، سچ سے پیار اور جھوٹ سے نفرت، قبولیت دُعا کے نظارے اور خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق دُعائیں اور ذکر الٰہی وغیرہ یہ سب وہ امور ہیں کہ ہر مومن اپنی اپنی توفیق اور استطاعت کے مطابق ان سے حصہ حاصل کرتا ہے۔اور اپنی زندگی کے مقصد یعنی رضاء الٰہی کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

جب ایک روزہ دار روزوں کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہاں گناہوں سے اجتناب کی توفیق عطا فرماتا ہے وہاں اسے روحانی ترقیات سے بھی نوازتا ہے رمضان مبارک میں مندرجہ ذیل امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دینی چاہئے۔

نماز باجماعت کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

جب نماز باجماعت نہ ملے تو رفتہ رفتہ انسان سُستی کرنی شروع کر دیتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ میں نے جماعت کے ساتھ تو نماز پڑھنی ہی نہیں جس وقت چاہوں گا پڑھ لوں گا۔اس طرح وہ وقت کی پابندی نہیں کرتا اور آخر اوّل وقت نماز پڑھنے کی عادت جاتی رہتی ہے یا جمع کر کے نماز پڑھنے کی عادت ہو جاتی ہے اور نماز باجماعت ادا کرنے سے تو ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اگر کہیں باجماعت نماز پڑھنے کا موقعہ مل بھی جائے تو بھی سُستی کر دیتا ہے گویا یہ عادت ایک مجبوری کی وجہ سے اسے پڑتی ہے لیکن احمدیوں میں ہرگز ہرگز سُستی نہ ہونی چاہئے جس وقت سُستی پیدا ہوئی اسی وقت سے اس جماعت کی تباہی کا آغاز ہو جائے گا۔

(برکات خلافت صفحہ ۸۶ بحوالہ مشکوٰۃ جنوری فروری ۲۰۰۴ صفحہ ۸)

نماز تہجد کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''رمضان خصوصیت کے ساتھ تہجد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی تہجد کی نمازیں کہنا چاہئے خصوصیت سے رمضان سے تعلق رکھتی ہیں اگرچہ دوسرے مہینوں میں بھی پڑھی جاتی ہیں اور اس پہلو سے وہ سب جو روزے رکھتے ہیں اُن کیلئے تہجد میں داخل ہونے کا ایک راستہ کھل جاتا ہے اور اس کے بغیر اگر عام دنوں میں تہجد پڑھنے کی کوشش کی جائے تو ہو سکتا ہے بعض طبیعتوں پر گراں گذرے مگر رمضان میں جب اُٹھنا ہی اُٹھنا ہے تو روحانی غذا کیوں انسان شامل نہ کرلے اس لئے اسے اپنا ایک دستور بنالیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ تاکید کریں کہ اگر وہ سحری کیلئے اُٹھتے ہیں تو ساتھ دو نفل بھی پڑھ لیا کریں۔(خطبہ جمعہ ۲۶ رجنوری ۱۹۹۶ء بحوالہ بدر ۴ نومبر ۲۰۰۳ء)

تلاوت قرآن مجید کے متعلق

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''پس رمضان کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے اسی لئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہئے اور اسی وجہ سے ہم بھی اس مہینہ میں درس قرآن کا انتظام کرتے ہیں۔دوستوں کو چاہئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں اور قرآن کریم کے معانی پر غور کیا کریں۔(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۳۹۳ نیا ایڈیشن)

☆-حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارہ میں فرماتے ہیں:

''ہر ایک اپنے اوپر فرض کرلے کہ اس نے روزانہ صبح قرآن کریم کی تلاوت ضرور کرنی ہے اور گھر سے باہر نہیں نکلنا جب تک ایک دو رکوع نہ پڑھ لیں۔''(الفضل انٹرنیشنل ۱۱ رجون ۲۰۰۴ء بحوالہ مشکوٰۃ جون ۲۰۰۴ء)

☆**غرباء کو کھانا کھلانا** اور ان کی امداد کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''روزے کا تعلق غریبوں کی بھوک سے بھی ہے اور ساتھ یہ فرمادیا فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ کہ یہ صرف ان لوگوں کیلئے نہیں ہے جن کے روزے چھوٹ گئے ہیں۔غریب کو کھانا کھلانا تو ایک دائمی مضمون ہے۔اور رمضان کے مہینہ میں تو یہ خصوصیت سے غریب کو کھانا کھلانا ایک بہت بڑی نیکی بن جاتا ہے۔(خطبہ جمعہ ۲۶ رجنوری ۱۹۹۶ء)

☆**جھوٹ سے نجات** حاصل کرنے کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''جھوٹ کے خلاف ایک عالمی جہاد کی ضرورت ہے جو ہمارے گھر سے شروع ہوگا ہمارے نفوس سے شروع ہوگا جھوٹ کے خلاف جو جہاد کرنا ہے۔اُس کا جھنڈا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں تھمایا گیا ہے اگر آپ نے اس جھنڈے کو گرنے دیا تو کوئی ہاتھ نہیں ہوگا جو اس کو اُٹھا سکے گا۔اس لئے ساری دنیا میں جھوٹ کے خلاف جہاد جاری رکھیں اور یہ جہاد اپنے نفوس سے شروع ہوگا اپنے گھروں سے شروع ہوگا اور رمضان مبارک میں تو بالخصوص آپ کے لئے بہت اچھا موقع ہے کہ رمضان کی ہوائیں آپ کی تائید کر رہی ہیں۔(خطبہ جمعہ ۹ رفروری ۱۹۹۶ء)

☆-**مالی قربانی** کے بارہ میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دیگا۔اپنے روپوں کی تھیلی کا منہ بند کر کے نہ بیٹھ جاؤ یعنی کنجوسی اور بخل سے کام نہ لو ورنہ پھر اُس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔یعنی اگر کوئی روپیہ اس سے نکلے گا نہیں تو اس میں آئے گا بھی نہیں جتنی طاقت ہے دل کھول کر خرچ کرنا چاہئے۔(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب تحریص علی الصدقۃ بحوالہ بدر ۱۳ رجولائی ۲۰۰۴ء)

☆**قبولیت دُعا کی شرائط** کے بارہ میں

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

دُعا کرانے والے کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے اور اس کے غنا ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے۔اور صلحکاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دُعا کیلئے باب استجابت کھولا جاتا ہے۔(ملفوظات جلد نمبر ۱ صفحہ ۶۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دوسری جگہ پر فرماتے ہیں:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دُعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے۔ضرور قبول ہو جانی چاہئے اس لئے جب وہ کوئی دُعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے مطابق اس کو پورا ہوتے نہیں دیکھتے تو مایوس اور ناامید ہو کر اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں۔حالانکہ مومن کی یہ شان ہونی چاہئے کہ اگر بظاہر اُسے اپنی دُعا میں مراد حاصل نہ ہو تب بھی ناامید نہ ہو کیونکہ رحمت الٰہی نے اس دُعا کو اس کے حق میں مفید نہیں قرار دیا۔(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۳۴)

پس رمضان المبارک اور خاص طور پر روزہ اس کی تمام شرائط کے مطابق رکھنے کے نتیجہ میں ایک غیر معمولی قوت ارادی اور برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔

☆-روزہ سے ہمارا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہوتا ہے۔

☆-روزہ سے ایمان بالغیب میں ثبات پیدا ہوتا ہے۔

☆-روزہ سے مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔

☆-روزہ سے قوم میں قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

☆-روزہ سے انسان کو نیکیاں حاصل کرنے

باقی صفحہ (10) پر ملاحظہ فرمائیں

یاد رفتگاں

میرے پیارے ابّا جان۔ درویش قادیان
مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(امۃ الباری زوجہ طاہر احمد صاحب کراچی پاکستان)

ہر انسان کو اپنا باپ بہت پیارا ہوتا ہے۔ مگر دینی رنگ رکھنے والا باپ اُن دُنیوی باپوں سے حد درجہ بہتر ہے جو اپنے پیچھے دینی رنگ چھوڑ کر جائیں جو آئندہ نسلوں تک محفوظ رہے۔ مال و دولت تو لٹ لٹا جانے والی چیزیں ہیں مگر دین حق اور اس پر قائم رہنے والے زندہ رہتے ہیں۔ آپ کی زندگی سلسلہ احمدیہ کی بیش قیمت خدمات سے بھری پڑی ہے۔ ہم نے اپنے والد سے بہت کچھ سیکھا اب بھی اُن کی زندگی پر جب بھی نظر دوڑاتے ہیں وہ سراپا ہمارے لئے ایک مشعلِ راہ بنکر اُبھرتے ہیں آیئے۔ آج آپ کو اُن کے حالاتِ زندگی سے روشناس کرواتی ہوں۔

ہمارے ابا جان کا تعلق بقاپوری خاندان سے تھا ہمارے دادا جان بہت نیک سیرت تھے اور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی محمد ابراہیم بقاپوری صاحب کے بھائی تھے۔ اسطرح آپ کو وراثت سے ہی نیکی اور تقویٰ نصیب ہوا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جس وقت ملک تقسیم ہوا چند نیک بندوں کو طلب کیا جو قادیان کے مقامات مقدسہ کی آبادی کا باعث بن سکیں اور جماعتی خدمات کر سکیں۔ اُس وقت قادیان (ہندوستان) کیلئے مسلمانوں کے واسطے حالات سازگار نہ تھے اپنی جان کو ہتھیلی پہ رکھ کر حضور کی آواز پر لبیک کہا۔ بیوی بچوں کی پرواہ نہ کی۔ بعد میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے از راہ شفقت فیملی کو قادیان بھجوایا۔ آپ نے ساری زندگی درویشی میں گزاری اور قادیان کے 313 درویشوں میں آپ کا نام آتا ہے۔ آپ نے درویشانہ زندگی نہایت ایمانداری اور مخلصی سے گزاری۔

آپ نے حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور مولانا عبد الرحمٰن صاحب جٹ سے مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی۔ ویسے آپ نے F.A تک تعلیم بھی حاصل کی ہوئی تھی آپ عرصہ دراز مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر فائز رہے اور ان دونوں اُستادوں کا رنگ آپ میں جھلکتا تھا۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ کے بورڈنگ ہاؤس میں ٹیوٹر کا عہدہ بھی ابتدائی زندگی میں بخوبی نبھایا۔ کسی بھی شاگرد کو آدھی رات کو کوئی بھی تکلیف ہوتی تو اُسکے ساتھ پوری رات جاگتے جب تک وہ سو نہ جاتا۔ پابندی سے ہر نماز میں لڑکوں کو اپنے ساتھ لے کر جاتے ایک عرصہ تک مسجد اقصیٰ قادیان میں درس قرآن اور درس و تدریس کا کام سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے بطور عالم دین مختلف خدمات انجام دیں ویسے تو پوری دنیا میں آپ کے شاگرد اس وقت پھیلے ہوئے ہیں حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کا نام بھی انہی شاگردوں میں سرفہرست ہے تقسیم ملک کے بعد آپ کو قادیان میں بطور معاون ناظر دعوۃ تبلیغ کی بھی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ ممبر صدر انجمن احمدیہ اور ممبر اصلاحی کمیٹی اسی طرح ممبر قضاء بورڈ کئی رنگ میں جماعتی خدمات انجام دیتے رہے۔ اخبار بدر کے عرصہ دراز ایڈیٹر رہے اور آپ کے گرانقدر اداریوں سے آج تک ہم فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آپ بیک وقت بہت سے عہدوں پر فائز رہے انہیں دنوں آپ کی خدمات کے پیش نظر میری بڑی بہن کے نکاح کے خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "جس بچی کے نکاح کا آج اعلان کرنے جا رہا ہوں اُس کے والد مولوی محمد حفیظ بقاپوری صاحب سلسلہ احمدیہ کی دن رات 24 گھنٹے خدمات سرانجام دے رہے ہیں"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے علمی لوگوں کیلئے مقالہ لکھنے کی جو تحریک کی تھی اس میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے اوّل انعام حاصل کیا آپ کے مقالے کا نام "ہمارا خدا" تھا۔ آپ کو اپنے مقالے کو کتابی شکل دیکر چھپوانے کی شدید خواہش تھی خدا پوری کرے۔

نائب افسر جلسہ سالانہ ہونے کے ناطے جلسہ کے نزدیکی دنوں سے لیکر جلسہ گزر جانے تک بہت حد تک دماغی اور جسمانی طور سے آپ پر Burden رہتا کہ خدا کرے مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ آئے۔ مقامات مقدسہ میں جو بھی مہمان ٹھہرتے اُن کا بڑھ چڑھ کر خیال رکھتے۔ جلسہ کے دنوں میں مصروفیت اس قدر ہوتی ایک دو گھنٹہ آرام کے بعد تہجد کی نماز کیلئے روانہ ہو جاتے۔ سخت سردی بھی باجماعت نماز میں رُکاوٹ نہ بنتی بس دین کا ولولہ اور جماعت کے ساتھ والہانہ محبت اُن سے یہ کام کروا رہی ہوتی۔

بطور مدیر اخبار بدر کے ایک عرصہ تک سلسلہ کی خدمات انجام دیں ایڈیٹوریل لکھنے کیلئے اسقدر محنت کرتے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایڈیٹوریل کے حوالے سے آپ کو تعریفی کلمات سے نوازا۔ ہندوستان کے اُردو ڈائجسٹ میں بھی جماعت احمدیہ پر سوالات و جوابات کا مسودہ آپ نے ہی تیار کیا تھا۔ دینی کتب اخبار و رسائل کا ہمارے ہاں انبار لگا رہتا سارا وقت ہم بچے بھی اسی ماحول میں پروان چڑھے۔ اس ماحول کی برکت سے آج تک ہم مستفید ہو رہے ہیں۔ رمضان شریف کے آخری عشرے میں باقاعدگی سے اعتکاف بیٹھتے پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔

قرآن شریف ترجمہ کے ساتھ ہم سب کو پڑھایا۔ میں سب سے چھوٹی اور لاڈلی تھی۔ آخری عمر میں میرے برابر والی چارپائی پر ہوتے تو کہتے کہ یہ آخری عمر میں میرے لئے رحمت ہے۔ اور روٹی پکا کر دیتی ہے۔ مجھے انگلش پڑھاتے۔ میں حیران ہوتی کہ دینی باتوں میں تو مہارت ہے ہی دوسرے مضمون حساب اور انگلش مجھے بہت اچھا پڑھاتے۔ باوجود مالی حالات کی تنگ دستی کے سب کو گریجویشن کروایا۔ بیٹوں کی اعلیٰ تعلیم میں کسر نہ چھوڑی خدا نے ایک بیٹے کو سرجن اور دوسرے کو انجینئر بننے کی توفیق بخشی دونوں کو ترجمہ سے قرآن شریف پڑھایا اور دینی کتابوں پر عبور حاصل کروایا میری شادی سے قبل سورۃ الجاثیہ کی آخری آیات جس میں خدا کی حمد بیان کی گئی کشفاً دیکھیں۔ مجھے لکھوا کر تحفہ میں دیں اپنے ہاتھ سے کلمہ طیبہ لکھ کر اور قرآن مجید کا جزدان سی کر میری شادی کیلئے تحفہ دیا۔ یہ عظیم باپ کے عظیم تحفے تھے جو میں کبھی بھلا نہ پاؤں گی۔ بچوں کو جب بھی کوئی نصائح کرنے ہوتے قرآن اور حدیث کا حوالہ دیتے۔ بہت ہی شفیق باپ تھے۔

خدا تعالیٰ نے آپ کو بیماری کے ایام میں خوابوں اور بڑی واضح خوابوں کے ذریعے بتایا تھا کہ آپ کا خدا سے ملنے کا وقت قریب آگیا ہے آپ 5 نومبر 1987ء کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا نماز جنازہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھایا جس میں ایک کثیر تعداد نے شرکت کی الحمد للہ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں جگہ نصیب ہوئی۔

خدا تعالیٰ ہمارے ابا جان کو اعلیٰ علیین میں جنت الفردوس میں مقامِ قرب عطا کرے اور ہم سب کو ان کے اعلیٰ اور نیک نمونے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پاکستان میں مقیم ہونے کی وجہ سے میں اپنے والد کا آخری دیدار نہ کر سکی۔ جماعت احمدیہ قادیان اور خدمت درویشان کی میں شکرگزار ہوں انہوں نے ہمیں اپنے خطوط سے جلد اطلاعات پہنچائیں اور ڈھارس دیئے۔ اور قرارداد تعزیت بھی بھجوائیں۔ جزاکم اللہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے والا بنائے۔

معاصرین کی آراء

"ہم نے قرآن کریم کی روشن تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کی"

یہ زمانہ مسلمانوں کیلئے بڑا ہی کٹھن اور مصائب و آلام کا زمانہ ہے پوری دنیا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہو چکی ہے۔ اسلام مخالف طاقتوں نے مسلمانوں کو راہ راست سے منحرف کرنے کی اس قدر بھیانک سازشیں رچنی شروع کر دی ہیں کہ جو تھمنے کا نام تک نہیں لے رہی ہیں۔ اگر کچھ عرصہ تک اسلام مخالف ہوائیں اسی طرح چلتی رہی تو مسلمانوں کیلئے عرصہ حیات تنگ اور اپنے ایمان کا بچانا بڑا ہی مشکل ہو جائے گا۔ اسلام سے پوری طرح وابستہ لوگ ہر جگہ مطعون کئے جا رہے ہیں۔ ان پر بنیاد پرستی اور تعصب کا الزام لگتا ہے۔ انہیں دہشت گرد سمجھا جاتا ہے۔ ہر تخریبی کارروائی کے پیچھے ان کا ہاتھ بتلایا جاتا ہے۔ ہر سازش کو ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ ان کی حب الوطنی پر شک کیا جاتا ہے ان کے مدارس کو ترچھی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ مدارس اسلامیہ دراصل دہشت گردی کے اڈے ہیں جہاں طلبہ کو شر انگیزی اور فتنہ پروری کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ یہ صورت حال اچانک ہی پیدا نہیں ہوگئی ہے بلکہ اس کیلئے اسلام مخالف قوتوں نے عرصہ دراز سے بڑے منظم انداز میں کام کیا ہے۔ یہ سب گھناؤنی سازشیں اگر اس وقت سر ابھارتیں جب کہ اسلام کے ماننے والے اقلیت میں ہوتے تو شاید یہ بات اتنی پریشان کن نہ ہوتی۔ مگر دنیا میں مسلمان آبادی کے لحاظ سے عیسائی کے بعد اکثریت میں ہیں۔ مسلم ممالک اسباب کی فراوانی سے لبریز ہیں۔ تہذیبی اور ثقافتی لحاظ سے نہایت متمول ہیں۔ علمی اعتبار سے وہ پوری دنیا کی قیادت و سیادت کر چکے ہیں۔ ان تمام چیزوں کے باوجود آج مسلمانوں کی خستہ حالی یہ سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ ان فتنوں، پریشانیوں اور مسلسل ہزیمتوں کے اسباب و عوامل کیا ہیں؟ کیا ہم ماضی میں ایسی خطرناک غلطی کر بیٹھے کہ جس کی بنا پر ہمارا حال تاریک ہو چکا ہے؟ ہاں! ہم نے ماضی میں ایسی خطرناک غلطی کی ہے جس کی وجہ سے ہمارا حال تاریک ہو چکا ہے وہ خوفناک غلطی یہ ہے کہ ہم نے اسلامی نظام کلچر و تہذیب کو اپنی ترقی و بلندی کی سب سے بڑی رکاوٹ سمجھ کر پس پشت ڈال دیا اور ہم نے قرآن کریم کی روشن تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کی جب کہ قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہی ہماری رفعت، بلندی اور فتح کی نشانی و ضمانت ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہم غیروں کے نظام و کلچر سے دھیرے دھیرے متاثر ہوگئے۔ غیر اسلامی تہذیب، ثقافت اور کلچر کو اپنی لائف میں ہم نے جگہ دی اور رفتہ رفتہ اس کے رنگ میں رنگ گئے اس وقت پوری دنیا میں مسلمان جن مصائب و آلام سے دوچار ہیں اس کی واحد وجہ ماضی کی یہی غلطیاں ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ مسلمان اپنا محاسبہ کریں۔ اپنی زندگی میں اسلامی نظام کو نافذ کریں۔ اسلامی تہذیب و تمدن و کلچر کو اپنائیں۔ فکری ژولیدگی اور ذہنی انتشار سے نکل کر اپنے حقیقی مقام کیلئے جد و جہد کریں۔

"سعید اختر قاسمی شیخ الہند اکیڈمی، دار العلوم دیوبند، سہارنپور"

(بحوالہ روزنامہ راشٹریہ سہارا نئی دہلی ۱۵ ستمبر ۲۰۰۴ء)

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

بقیہ صفحہ: 1

خرچ کرتے ہیں۔ یہ ابتدائی حالت ہوتی ہے اور اس میں سب کے سب شریک ہیں کیونکہ عام طور پر یہ فطرت انسانی کا ایک تقاضا ہے کہ اگر کوئی سائل اس کے پاس آجاوے تو کچھ نہ کچھ اُسے ضرور دے دیتا ہے۔ گھر میں دس روٹیاں موجود ہوں اور کسی سائل نے آکر صدا کی تو ایک روٹی اس کو بھی دے دیگا۔ یہ امر زیر ہدایت نہیں ہے بلکہ فطرت کا ایک طبعی خاصہ ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ یہاں مـمّا رزقنٰھم ینفقون عام ہے۔ اس سے کوئی خاص شئے روپیہ پیسہ یا روٹی کپڑا مُراد نہیں ہے بلکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ خرچ کرتے رہتے ہیں۔

انفاق کی دوصورتیں

غرض یہ انفاق عام انفاق ہے اور اس کیلئے مسلمان یا غیر مسلمان کی بھی شرط نہیں اور اس لئے یہ انفاق دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک فطرتی، دوسرا زیر اثر نبوّت، فطرتی تو وہی ہے جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ تم میں سے کون ہے اگر کوئی قیدی یا بھوکا آدمی جو کئی روز سے بھوکا ہو یا ننگا ہو آکر سوال کرے اور تم اُسے کچھ نہ کچھ دے نہ دو۔ کیونکہ یہ امر فطرت میں داخل ہے۔

اور یہ بھی میں نے بتادیا ہے کہ مـمّـا رزقنٰھم روپیہ پیسہ سے مخصوص نہیں خواہ جسمانی ہو یا علمی، سب اس میں داخل ہے۔ جو علم سے دیتا ہے وہ بھی اسی کے ماتحت ہے۔ مال سے دیتا ہے وہ بھی داخل ہے۔ طبیب ہے وہ بھی داخل ہے مگر بموجب منشاء ھدیً للمتقین ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچا جہاں قرآن شریف اسے لے جانا چاہتا ہے اور وہ وہ مقام ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی خدا تعالیٰ کیلئے وقف کردے۔ اور یہ للّٰہی وقف کہلاتا ہے۔

للّٰہی وقف

اس حالت اور مقام پر جب ایک شخص پہنچتا ہے تو اس میں ممّا رہتا ہی نہیں کیونکہ جب تک وہ ممّا کی حد کے اندر ہے اس وقت تک وہ ناقص ہے اور اس علت غائی تک نہیں پہنچا جو قرآن مجید کی ہے۔ لیکن کامل اسی وقت ہوتا ہے جب یہ حد نہ رہے اور اس کا وجود، اس کا ہر فعل، ہر حرکت وسکون محض اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن کے ماتحت بنی نوع کی بھلائی کے لئے وقف ہو۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ مـمّـا رزقنٰھم ینفقون کا کمال یہی ہے جو ھدیً للمتقین کے منشاء کے موافق ہے۔

اس کے بعد ایک اَور صفت متقیوں کی بیان کی یعنی وہ والّذین یومنون بما اُنزل الیک کے موافق ایمان لاتے ہیں اور ایسا ہی جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ اگر اتنا ہی ایمان ہے تو پھر ہدایت کیا ہے؟ وہ ہدایت یہ ہے کہ ایسا انسان خود اس قابل ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر وحی اور الہام کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور وہ وحی الٰہی اس پر بھی اُترتی ہے جس سے اس کا ایمان ترقی کر کے کامل یقین اور معرفت کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے اور وہ اس ترقی کو پالیتا ہے جو ہدایت کا اصل مقصود تھا اس پر وہ انعام واکرام ہونے لگتے ہیں جو مکالمہ الٰہیہ سے ملتے ہیں۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۱۶-۳۲۰)

درخواست دُعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم عرفان قادر بھٹی B.Sc. میں زیر تعلیم ہے جس کی صحت اکثر خراب ہو جاتی ہے پڑھائی میں نمایاں کامیابی شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے بڑی ہمشیرہ نے B.Ed. کا امتحان دیا ہے اور چھوٹی بہن B.A. میں زیر تعلیم ہے ان کی بھی پڑھائی میں نمایاں کامیابی نیز جماعت کالابن (راجوری) کے تمام طلباء کی پڑھائی میں نمایاں کامیابی روشن مستقبل کیلئے والدین کی صحت وسلامتی درازی عمر۔ علاقہ کے مخدوش حالات سازگار ہونے کیلئے اور احمدیوں کو دشمن کے ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر-/۵۰)

(لقمان قادر بھٹی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

اعلان نکاح

مورخہ ۳-۸-۰۴ کو مکرم عنایت اللہ صاحب رشی ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب رشی ساکن آسنور (کشمیر) کا نکاح مکرمہ شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب آف دھیری ارلیوٹ (راجوری) کے ساتھ مبلغ -/۳۰،۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ دھیری ارلیوٹ نے پڑھا۔ جانبین کیلئے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/۱۰۰)

(رفیق احمد عاجز مبلغ سلسلہ ہماچل پردیش)

ولادت

مورخہ ۲۴-۸-۰۴ کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے "دانیال احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ بچہ کی صحت وسلامتی نیک صالح ووقفِ نو کے معیار کے مطابق تربیت کی توفیق پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/۵۰) (ایوب علی خان مبلغ سلسلہ حصار ہریانہ)

بقیہ صفحہ (1)

تبدیلیاں حاصل ہوئی ہیں وہ اس کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں رمضان میں ہم نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر جو زور دیا ہے اس کو رمضان کے بعد تا زندگی جاری رکھنے کیلئے رمضان میں اس تعلق میں دعائیں مانگنا نہایت ضروری ہے رمضان میں ہمیں خاص طور پر یہ دعا کرنی چاہئے کہ روحانی اعتبار سے جو معیار ہم نے رمضان المبارک میں بنایا ہے اسے رمضان کے بعد بھی قائم رکھنے کی توفیق ملے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت میں نمازوں کی ادائیگی کی طرف دوسروں کی نسبت توجہ زیادہ ہے لیکن ابھی باجماعت نمازوں کی کمی ہے اس رمضان میں خاص طور پر باجماعت نمازوں کی پابندی کی طرف توجہ دیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ خود دعا کرنے کی بجائے یہ عادت بنا چکے ہیں کہ دوسروں سے دعائیں کرواتے ہیں اور اس تعلق میں اپنے اپنے حلقہ میں بعض بزرگ بنا رکھے ہیں جو ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور تعویذیں کرتے ہیں اور پانی پر پھونک مار مار کر انہیں دیتے ہیں اگرچہ ایسے بزرگ چند ہی ہوں یہ جماعت میں قابل قبول نہیں ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خود پیر بنو نہ کہ پیر پرست لہٰذا اپنے اندر خود نیک تبدیلی پیدا کریں اور دعائیں کریں اور ایسے لوگوں سے جو بزرگ بنتے اور پیر بننے کی کوشش کرتے ہیں اور آپ کو گمراہی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں بچیں ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس نے اپنے اندر نہ صرف رمضان میں بلکہ رمضان کے بعد بھی انقلابی روحانی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔

حضور اقدس نے خطبہ جمعہ میں نہ صرف رمضان المبارک میں بلکہ رمضان کے بعد بھی تہجد کی ادائیگی کی نصیحت فرمائی فرمایا حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص فراخی کے وقت خدا کو یاد کرتا ہے تو تنگی کی حالت میں خدا تعالیٰ خود اس کی مدد کرتا ہے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے قبولیت دعا سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ایمان افروز اقتباسات پیش فرمائے اور آخر پر اپنے گذشتہ خطبہ جمعہ کے حوالہ سے ہارٹلے پول اور بریڈ فورڈ کی مساجد کیلئے کی گئی تحریک اور احباب جماعت انگلستان کے والہانہ لبیک کا ذکر فرمایا حضور اقدس نے فرمایا کہ اس تعلق میں مجلس انصار اللہ انگلستان نے نمایاں کردار ادا کیا ہے انہوں نے تفصیل سے ابتک تین لاکھ پاؤنڈ کے وعدے حاصل کئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے حضور اقدس نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم کو انگلستان کے ہر شہر اور قصبہ میں مساجد کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائے۔

اعزاز اور درخواست دُعا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور پیارے آقا کی دُعاؤں کے صدقے خاکسار کو مورخہ ۱۸ ستمبر ۲۰۰۴ء کو بمقام سرینگر ریاستی وزیر اعلیٰ نے Best Teacher Award کے خطاب سے نوازا ہے۔ اس میں مبلغ -/5000 روپے نقد اور سرٹیفکٹ شامل ہے۔ 1500 اساتذہ کرام میں سے خاکسار کو یہ اعزاز ملا ہے جو محض احمدیت کی برکت سے ہے۔ تمام احباب سے درخواست دُعا ہے کہ مولا کریم مزید ترقیات سے نوازے۔ اہل خانہ کی صحت وسلامتی خادمِ دین بننے کیلئے نیز خاکسار کے والد گلے کے کینسر سے شدید تکلیف میں مبتلا ہیں ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر-/۱۰۰)

(مقصود احمد تبسم ولد محمد شریف صاحب جماعت احمدیہ چارکوٹ)

درخواست دُعا

خاکسار کا لڑکا فیروز خان بجلی گرنے کے سبب بے ہوش ہوگیا تھا پہلے سے بہتر ہے۔ بچے کی کامل شفایابی صحت وسلامتی درازی عمر اور ہم سب کی دینی ودنیاوی ترقیات جملہ پریشانی کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/۱۰۰) (سید خان کرڈاپلی اُڑیسہ)

دُعائے مغفرت

• افسوس کہ سرکل امرتسر کی جماعت خانپور میں ایک نومبائع بزرگ خاتون محترمہ تاج بی بی صاحبہ مورخہ ۵ اگست کو اس جہان فانی سے رُخصت ہوگئی موصوفہ جماعت سے بہت لگاؤ رکھتی تھیں اور بہت پاکباز ونیک متقی اور خوددار اور نیک عورت تھی اور خاکسار کے ساتھ جماعتی کاموں میں بڑے شوق سے بہت تعاون کرتی تھی۔ موصوفہ بڑے شوق سے خاکسار کی تحریک کرنے پر ہر جماعتی چندہ بروقت وفوراً مسجد میں خود آکر ادا کردیا کرتی تھیں۔ تمام احباب جماعت سے موصوفہ کے درجات بلند ہونے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پانے کیلئے اور موصوفہ کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (عزیز احمد اسلم سہارنپوری مبلغ سلسلہ خانپور امرتسر سرکل پنجاب)

• ۱۲ رجولائی ۲۰۰۴ء کو چار بج کر ۴۵ منٹ پر بجلی کا کرنٹ لگنے کے بعد پانی میں ڈوبنے سے عزیز فخر الدین وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم کی پیدائش ۲۷ فروری ۱۹۸۷ء کو ہوئی تھی۔ عزیزم نہایت نیک، صوم وصلوٰۃ کا پابند، سادہ طبیعت، مطیع فرمانبردار اور سب کا پیارا تھا۔ اس کی وفات کے وقت ہمارے یہاں کے غیر احمدی وہندو احباب نے مل کر اس کو پانی میں ڈھونڈنے کی مدد کی۔ اور ہر طرح کا تعاون دیا۔ عزیزم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (عبد الجبار معلم وقف جدید بیرون جماعت احمدیہ ٹاباجھولی آسام)

بقیہ صفحہ: (16)

ایمان کا ایک جزو یہ بتایا ہے کہ خلیفہ وقت کی اطاعت کی جائے......قرآن کریم نے ہمیں یہ بھی بشارت دی کہ اگر تم ایمان کے اوپر قائم رہے اور اگر تم بحیثیت جماعت اس مقام کو جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور نوازتا رہے گا تو پھر جو خلیفہ مقرر ہو اس کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرنا اس کو چھوڑ کر دوسری طرف نہ جانا کہ تمہارا ایسا کرنا فاسقانہ اعمال میں شمار ہوگا اعمال صالحہ میں شمار نہیں ہوگا۔ غرض خدام الاحمدیہ کا لائحہ عمل وہ ہے جو حضرت مصلح موعودؓ نے جب مجلس خدام الاحمدیہ کو جاری فرمایا تو ابتداء میں مختلف وقتوں میں خدام الاحمدیہ کے سامنے رکھا یا وہ لائحہ عمل ہے جو میں اب تمہارے لئے بناؤں......"

(مشعلِ راہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۔۲۳)

پس اے احمدی نوجوانوں! اٹھو اور اپنے سر کو عجز وانکسار اور متانت ووقار کے ساتھ اٹھا کر چلو کہ خدا کے پیار کے ہاتھ تمہارا ہاتھ تھامنے کو منتظر ہیں دنیا کی قومیں تمہیں اپنا قائد و معلم بنانے کیلئے تمہارے انتظار میں ہیں۔ تم راتوں کے راہب بنو اور دن کو بنی نوع کی خدمت کرنے والے میدانوں کے شیر بنو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔

والسلام

خاکسار

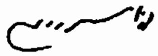

خلیفة المسیح الخامس

بقیہ صفحہ (7)

کی توفیق ملتی رہتی ہے۔

☆-روزہ سے انسان کو مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

☆-روزہ سے انسان برائی، بے حیائی اور فسق وفجور سے بچتا ہے۔

☆-روزہ سے تقویٰ نصیب ہوتا ہے اور روحانیت میں ترقی ملتی ہے۔

☆-روزہ سے آنحضرت ﷺ سے محبت اور پھر آپؐ پر درود بھیجنے کی توفیق ملتی ہے۔

☆-روزہ سے صبر و استقلال کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

☆-روزہ سے جائز حقوق چھوڑنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔

☆-روزہ سے صبر انسان کو جھوٹ سے نفرت اور سچ سے پیار کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

☆-روزہ سے انسان گالی گلوچ اور بے ہودہ باتوں سے بچتا ہے۔

اگر ایک انسان کو رمضان میں روزے رکھنے کے نتیجہ میں یہ نعمتیں نصیب ہو جائیں تو انسان اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کر سکتا ہے اور پھر سارا سال ان انعامات سے وہ لوگوں کو حصہ دیتا رہتا ہے اور اس کی زندگی خود بھی ایک آئینہ دار بن جاتی ہے۔ حقیقی معنوں میں اس کو پھر روحانیت کا معراج نصیب ہوتا ہے اور وہ جنت کا وارث بن جاتا ہے۔ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کثرت سے نازل ہوتے ہیں لیکن اُن کو حاصل کرنے سے شیطان مومنین کو روکنے کی کوشش کرتا ہے رمضان کے تینوں عشروں میں سے پہلا رحمت اور فضل کا عشرہ ہے جس میں ابر رحمت کی بارش ہوتی ہے تو مومنین اس کو اپنے دامن میں سمیٹتے ہیں۔

حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

یہ مہینہ رحمتوں کو لٹانے کا ہے خدا آسمان سے زمین پر اس لئے آیا ہے کہ اُس کے فضلوں کو اس کی برکتوں کو اور اُس کی رضا کو پائیں اُس کی خوشنودی حاصل کریں اُس کے نور سے اپنے سینہ و دل کو منوّر کریں۔ پس اس مہینہ سے جتنا زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکتے ہو اُٹھاؤ۔ اس مہینہ میں تم جتنی خدا تعالیٰ کی رضا پا سکتے ہو اُس کے پانے کی کوشش کرو۔ اپنے دنوں کو بھی اپنی راتوں کو بھی ایسے دن اور ایسی راتیں بناؤ کہ جو دن اور راتیں تمہارے خدا کو محبوب بن جائیں۔ پھر عاجزی کے ساتھ دُعائیں کرتے رہوں کہ اے خدا ان کاموں کی ہمیں توفیق دے جن کے نتیجے میں تو خوش ہو جائے اور ان کاموں سے بچا جن کاموں کے نتیجہ میں تو ہم سے ناراض ہوتا ہے۔ شیطان تیرے در کا کتا ہے تو خود اس کو زنجیر ڈال کہ وہ ہم پر حملہ آور نہ ہو اور ہمیں نقصان نہ پہنچائے۔ کیونکہ اپنی طاقت اور اپنے زور کے ساتھ ہم اُس کے حملوں سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔

پس رمضان کی برکات سے مستفید ہونے کیلئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے انسان کو دُعائیں کرنی چاہئے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی رحمتیں۔ برکتیں ہم پر نازل فرمائے۔ اور پھر دُعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس ماہ سے اور اس کی برکتوں سے محروم نہ رکھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام رمضان المبارک کی محرومی سے بچنے کیلئے دُعا کرتے ہیں:۔

الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ رہوں یا اُن فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اُس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دیگا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۸۸)

اللہ کرے کہ یہ رمضان ہم سب کیلئے خیر و برکت کا موجب بنے اور ہم سب اس سے کماحقہٗ فائدہ حاصل کرنے والے ہوں۔ اور اس کی برکتیں پورا سال ہمارے ساتھ رہیں۔ بشرطیکہ ہم ان برکتوں کو اپنے دامن میں سمیٹنے والے ہوں اور اس کے گل و گلزار کی مہکتی ہوئی خوشبو کا اثر اگلے رمضان تک اسی طرح رہے اور اُس خوشبو سے دوسرے بھی فیضیاب ہوتے رہیں ☆☆☆

❀

ترقیوں کی راہ پر قدم قدم بڑھیں گے ہم
ہیں وقت کے پیامبر، ہر ایک دم بڑھیں گے ہم

عرب کے ماہتابؐ نے مسیحؑ کی نوید دی
فدا ہوں اس پہ جان و دل، فتح کی کلید دی
خدا کے منہ کی بات ہے، نہیں ہیں یہ کہانیاں
یہ راز جس نے پا لیا، اُسی پہ ہو گیا کرم
ہیں راستی کے ہم سفر، ہر ایک دم بڑھیں گے ہم

مخالفت کے خوف سے کبھی جو پست نہ ہوئی
ہے جس کا مطمحِ نظر، خلوص اور صلح جُوئی
جماعتِ مسیحؑ ہے یہ، خدا کی جس پہ ہے اماں
اسی کی نصرتوں پہ ہے یقین اس کو ہر قدم
ہے منتظر فتح و ظفر، ہر ایک دم بڑھیں گے ہم

ہمیں نصیب ہے خلافتِ نبی کا سلسلہ
اسی جِلو میں چل رہا ہے احمدی کا قافلہ
کہیں شہید کا لہُو، کہیں ہیں کامرانیاں
مٹا کے خود کو بھی نگوں نہ ہونے دینگے یہ علَم
نہیں یہ درد بے ثمر، ہر ایک دم بڑھیں گے ہم

خدائے پاک کے نشاں، ہیں تیرے ساتھ ہر زماں
نظر اٹھا، کہ تجھ سے ہمکلام ہیں بلندیاں
امامِ وقت دے رہاہے آج یہ تسلیاں
ہم اپنا سر اسی ندائے خیر پر کریں گے خم
بشارتوں پہ ہے نظر، ہر ایک دم بڑھیں گے ہم

ہر ایک جگہ ہیں خیمہ زَن، وفا شعار حق پرست
پلا رہے ہیں مَے کشوں کو بادۂ صُبحِ اَلَسْت
کناروں تک زمیں کے ہے اب مسیحؑ کا قادیاں
اتر رہا ہے آسماں سے مائدہ دَم بہ دَم
بہ لطف ربِّ مقتدر، ہر ایک دم بڑھیں گے ہم

ترقیوں کی راہ پر، ہر ایک دم بڑھیں گے ہم
ہیں وقت کے پیامبر، ہر ایک دم بڑھیں گے ہم

(حسنیٰ مقبول احمد امریکہ)

خاکسار کا بیٹا عزیزم احسان اختر نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کروکھیترا میں انجینئرنگ کر رہا ہے ایک سال باقی ہے تعلیم میں نمایاں کامیابی ودینی ودنیاوی ترقی کیلئے دعاء کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کی بیٹی عزیزہ گلفشاں اختر اُمید سے ہے ہر طرح کی پریشانی کے ازالہ کیلئے اور نیک و صالح اولاد نرینہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار کی صحت ٹھیک نہیں ہے مکمل صحت پانے اور دیگر رشتہ داروں کی صحت وسلامتی کیلئے دُعا کی درخواست ہے اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(محمد جلیل اختر۔ بھاگلپور)

گوروگرنتھ صاحب کے 400 سالہ پرکاش دوس پر جماعتی وفد کی شمولیت

جماعت احمدیہ مسلمہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور قرآن پاک اور حدیث نبوی کی روشنی میں جہاں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہے وہاں ہر ایک مذہب و ملت اور اُن کے مذہبی رہنما کی عزت و احترام کرتی ہے اور اُن کی دعوت پر اُن کے مذہبی پروگراموں میں شامل ہو کر اسلام کی امن پسند تعلیم کے مطابق آپسی امن و شانتی اور سچا پیار اور اخلاص اور انسانیت کی قدر دانی کا ثبوت بھی دیتی ہے۔

اسی نظریہ کے مطابق جماعتی وفد گوروگرنتھ صاحب کے 400 سالہ تقریب کے موقعہ پر ذیل کے پروگراموں میں شامل ہوا۔ مورخہ 04-8-31 شرومنی کمیٹی کے ممبر مکرم گوروندر پال سنگھ گورا کی درخواست پر یہ جماعتی وفد مادھوپور پہنچا اور یہاں پر منعقدہ جلوس کے استقبال کی تقریب میں جماعتی وفد کو سٹیج پر جگہ دی اور بار بار جماعت کے خلوص اور پیار کا تذکرہ کیا گیا۔ اس وفد میں محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم مکرم چوہدری عبدالواسع صاحب مکرم مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز اور خاکسار دلاور خان شامل تھے۔

کشمیر سے آنے والے جلوس میں جو امرتسر گوروگرنتھ صاحب کے 400 سالہ تقریب میں شمولیت کیلئے آرہا تھا کے استقبال کیلئے گردونواح سے جہاں مختلف مذاہب کے وفد شامل ہو رہے تھے۔ وہاں سیاسی لیڈر صاحبان بھی شامل ہوئے۔ احمدیہ مسلم جماعت کے امن پسند بھائی چارے اور اخلاص و محبت کے جذبے کی قدردانی کی۔ قادیان اور بٹالہ میں جماعت کی طرف سے مبارکبادی کے بینرز لگائے گئے۔ پنجاب ٹوڈے T.V. کی طرف سے مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم کا خصوصی انٹرویو ریکارڈ کیا گیا تھا اور اگلے روز نشر ہوا اس طرح امن پسند جماعت احمدیہ مسلمہ کا پیغام ہزاروں افراد تک پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

گوروگرنتھ صاحب کے چار سو سالہ تقریب کا ایک خاص پروگرام امرتسر میں مورخہ 1.9.04 کو منعقد ہوا۔ جس میں جہاں دور دور سے مختلف مذاہب و ملت کے وفود شامل ہوئے وہاں جماعت احمدیہ کے مندرجہ ذیل افراد نے بھی شرکت کی۔

مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم۔ مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر۔ مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم مکرم چوہدری عبدالواسع صاحب۔ اس پروگرام میں سٹیج پر وی آئی پی احباب کے ساتھ جماعت کے نمائندہ کو جگہ دی گئی اس سے قبل مکرم الوندر پال سنگھ صاحب پکھو کے پردھان شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر اور جناب دل میگھ سنگھ صاحب کھڑا سیکرٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر نے خصوصی دعوت نامے جماعتی افراد کو شامل ہونے کیلئے بھجوائے تھے۔

جناب منموہن سنگھ صاحب پرائم منسٹر بھارت اور سابقہ پردھان منتری جناب اٹل بہاری واجپئی اور معزز شخصیتوں کے ساتھ جماعت کے نمائندہ مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم کی تقریر بھی رکھی گئی تھی لیکن بعد میں وقت کی کمی کے باعث جماعتی نمائندہ اور دیگر کچھ معزز شخصیات کو تقریر کا موقعہ نہیں مل سکا۔ جملہ منتظمین اور سکھ بھائیوں نے جماعتی وفد کی شمولیت پر خوشی کا اظہار کیا اس پروگرام میں دو لاکھ کے قریب افراد شامل تھے۔

پٹھانکوٹ کے پرستھان آشرم میں جماعتی نمائندہ کی تقریر

مورخہ 11 ستمبر 2004 کو محترم ایش پال متل صاحب پٹھانکوٹ کی دعوت پر جماعتی وفد پرستھان آشرم پٹھانکوٹ میں ان کے مذہبی پروگرام کی تقریب میں شمولیت کیلئے پہنچا۔ اس وفد میں محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم اور خاکسار شامل تھا۔ شہر کے معززین اور مکرم خوشحال بہل صاحب منسٹر پنجاب اور کئی سابقہ منسٹر صاحبان نیز تبت کے پرائم منسٹر محترم رن کوچے صاحب بھی شامل ہوئے۔ بچوں نے دیش بھگتی کے گیت اور مختلف پروگرام پیش کئے۔ اس موقعہ پر معززین نے تقاریر کیں وہاں جماعتی نمائندہ محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم کو بھی تقریر کا موقعہ ملا۔ یہاں جماعت کے اخلاص انسانیت سے سچا پیار قومی یکجہتی کی تعریف کی گئی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے آمین۔ (ڈاکٹر دلاور خان قادیان)

اندورہ کشمیر میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۰ رجون کو خاکسار نے جماعت احمدیہ اندورہ کا تربیتی دورہ کیا اور ایک تربیتی اجلاس بھی کیا گیا جس میں افراد جماعت کو نماز باجماعت ادائیگی چندہ جات اور تعلیم القرآن کی طرف توجہ دلائی اور امیر صاحب صوبہ کے حکم سے جماعت احمدیہ اندورہ کا انتخاب بھی کرایا۔ ۲۵ رجون ۲۰۰۴ کو ماندوجن میں مجلس انصاراللہ کی صوبائی میٹنگ میں خاکسار نے صوبہ کشمیر کے تمام زعیم انصاراللہ کو تعلیم و تربیت۔ نماز باجماعت۔ تعلیم القرآن اور ادائیگی چندہ جات کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ اسی طرح خاکسار نے جماعت احمدیہ اہنت ناگ، چک ایرچھ اور چک ڈی سنڈ، جماعت احمدیہ بالسو میں تربیتی امور سرانجام دیے۔ (نسیم احمد خان نائب ناظم تعلیم و مال نونہ مئی یاری پورہ مجلس انصاراللہ کشمیر)

صوبائی دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر کی تقریب سنگ بنیاد

مورخہ ۲۲ راگست ۰۴ء کو صوبائی دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر کی سنگ بنیاد کی تقریب ناصر آباد میں منعقد ہوئی۔ خاکسار کی گذارش پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اس صوبائی دفتر کیلئے دارالمسیح کی ایک متبرک اینٹ از راہ شفقت عنایت فرمائی تھی۔ جزاھم اللہ۔ محترم امیر صوبائی کشمیر مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک نے یہ مبارک اینٹ سنگ بنیاد میں نصب فرمائی۔ پُرشوکت اسلامی نعروں کے بعد محترم امیر صاحب نے دُعا کروائی۔ اس کے بعد ایک مختصر سی تقریب منعقد کی گئی۔ جس کا آغاز مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب اوگامی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ عہد خدام الاحمدیہ محترم عبدالشکور صاحب نائب قائد علاقائی نے دہرایا۔ اس کے بعد مکرم طاہر سرپرآف ناصر آباد نے کلام طاہر سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا منظوم کلام "ہیں بادہ مست بادہ خدام احمدیت" بڑی خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد خاکسار نے اس دفتر کی اہمیت اور اس عمارت کا مختصر سا جائزہ احباب کے سامنے پیش کیا۔ اس کے بعد تقریب میں موجود مرکزی مہمان مکرم مولوی محمد اسماعیل طاہر نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام الاحمدیہ کشمیر کو اپنی ذمہ داری نبھانے اور اخلاقی معیار کو بلند کرنے پر زور دیا۔ محترم موصوف نے خدام الاحمدیہ کشمیر کو ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق دفتر کی تعمیر میں ہر ممکن مدد دینے کی تلقین کی۔ پھر محترم غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ وانچارج مبلغ سرینگر نے موجود حاضرین سے خطاب فرمایا اور پوری جماعت کو حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ارشادات پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ صدر جلسہ محترم امیر صاحب صوبائی نے خدام الاحمدیہ کو اپنے زریں نصائح سے نوازا۔ آخر پر صدر صاحب جماعت ناصر آباد نے تقریب میں موجود جملہ مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ دُعا کے ساتھ یہ پُر رونق تقریب اختتام کو پہنچی۔ پھر مہمانان کرام نے مسجد احمدیہ ناصر آباد میں نماز ظہر و عصر ادا کی۔ اور پھر احباب کی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ضیافت کی گئی۔ اگلے روز مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کے زیر اہتمام ایک اجتماعی وقار عمل کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ اور یہ دفتر ہماری تربیت اور اصلاح اور جماعت احمدیہ کشمیر کی ترقی کا موجب ہو۔ آمین۔ (نثار احمد ایتو قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر)

مجلس انصاراللہ نونہ مئی (کشمیر) کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۰۴-۷-۲۶ کو مجلس انصاراللہ نونہ مئی کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم و محترم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت قادیان نے کی۔ اس اجلاس میں قادیان سے آئے ہوئے مہمانان کرام نے بھی شرکت کی جن میں مکرم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصاراللہ بھارت، مکرم محمود احمد صاحب خادم اور بہت سے باقی احباب بھی تھے۔ صدر صاحب جماعت احمدیہ نونہ مئی مکرم رلجبہ یار محمد خان صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مجلس انصاراللہ کا عہد نائب ناظم تعلیم و مال مجلس انصاراللہ کشمیر مکرم نسیم احمد صاحب نے دہرایا۔ اس کے بعد اشفاق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پڑھا۔

بعدہٗ مکرم و محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے نماز باجماعت، تعلیم القرآن اور چندوں کی ادائیگی کے متعلق احباب جماعت کو توجہ دلوائی۔ اس کے بعد سیکرٹری مال نونہ مئی رلجبہ نصیر احمد خان صاحب نے مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ جلسے کی اختتامی تقریر صدر اجلاس مکرم ظہیر احمد صاحب خادم نے کی۔ آپ نے احباب جماعت کو اپنا عملی نمونہ بہتر بنانے اور داعی الی اللہ بننے کی تلقین کی صدر اجلاس کی اختتامی دُعا کے ساتھ یہ مختصر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نسیم احمد خان نونہ مئی نائب ناظم تعلیم و مال مجلس انصاراللہ کشمیر)

برازلو کشمیر میں تربیتی اجلاسات

مجلس انصاراللہ برازلو جاگیر کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس ۷ جولائی کو منعقد ہوا۔ جس میں انصار کے علاوہ خدام اور اطفال نے بھی شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت خاکسار ارشاد احمد خان زعیم انصاراللہ برازلو جاگیر نے کی۔ قرآن کریم کی تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مکرم شمس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ برازلو نے پنجگانہ نماز اور تلاوت کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں خاکسار نے اس موضوع پر مفصل روشنی ڈالی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

۲۱ رجولائی کو بعد نماز ظہر مقامی مسجد شریف میں ایک خصوصی تربیتی اجلاس خاکسار کی صدارت میں ہوا قرآن کریم کی تلاوت کے بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اُن خطبات کو پڑھا جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باجماعت نمازوں کی طرف بہت زور دیا ہے۔ مستورات کو خاص کر اس طرف توجہ دلائی گئی۔ جلسہ کے آخر پر دوبارہ نمازوں اور صبح تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی ختم کی گئی۔ (ارشاد احمد خان زعیم انصاراللہ برازلو کشمیر)

جرمنی کی جماعتِ احمدیہ مائنز ویزبادن کا پہلا اور ریجن بادن کے واقفین نو کا چوتھا سالانہ اجتماع

مورخہ 27 مارچ 2004 کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوکل امارت مائنز ویزبادن کا پہلا وقفِ نو اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور اس کے بعد نظم پڑھی گئی اور پھر لوکل امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں والدین کو اللہ تعالیٰ کے احکامات، حضرت اقدس اور بانی تحریک وقفِ نو کے ارشادات کی روشنی میں بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ کس طرح ہم اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کر سکتے ہیں۔

افتتاحی تقریب کی کل حاضری 107 تھی۔ جن میں 36 واقفین نو اور 25 واقفات شامل تھیں اس کے علاوہ کافی تعداد میں چھوٹی عمر کے واقفین نو بچے بھی شامل تھے۔ رجسٹریشن کے موقع پر بچوں کو عمروں کے فرق کے مطابق کارڈ مہیا کیے گئے تھے جن کی وجہ سے بعد میں مقابلہ جات گروپوں میں کروائے گئے۔ اس طرح بچوں کو دس گروپوں میں تقسیم کیا گیا اور ان کے لئے 18 خواتین و حضرات نے منصفین کے فرائض ادا کیے۔ علمی مقابلہ جات کے بعد کھانے کے لئے تقریباً 400 برگر حاضرین میں تقسیم کیے گئے اور آئس کریم پیش کی گئی۔ طعام کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ اس کے بعد بچوں اور بچیوں کے لئے مختلف دلچسپ تفریحی پروگرام علیحدہ علیحدہ ہالوں میں شروع ہوئے۔ جن میں واقفات کی طرف میوزیکل چیئر اور واقفین کی طرف ثابت قدمی اور کلائی پکڑنا وغیرہ شامل تھے۔ اختتامی تقریب کے لئے مرکزی نمائندہ کے طور پر محترم زبیر خلیل صاحب نائب امیر دوم و نیشنل جنرل سیکرٹری شامل ہوئے۔ انہوں نے واقفین نو بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور واقفات میں صدر لجنہ اماء اللہ لوکل امارت مائنز ویزبادن نے انعامات دیئے۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم زبیر خلیل صاحب نے اپنے خطاب میں تعلیمی معیار کو بڑھانے اور اردو زبان سیکھنے کی طرف توجہ دلائی اور پھر آخر پر آپ نے دعا کرائی۔ اختتامی تقریب کے وقت کل حاضری 174 تھی۔

(رپورٹ۔ لوکل سیکرٹری وقف نو جماعت مائنز ویزبادن)

مورخہ 3 اپریل 2004 بروز ہفتہ ہائیڈلبرگ میں ریجن بادن کا چوتھا واقفین نو اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز صبح 10:30 بجے مکرم مبشر احمد طاہر صاحب ریجنل امیر بادن کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک اور اس کے اردو و جرمن ترجمہ سے ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ کا کلام خوش الحانی سے پیش کیا گیا۔ انہوں نے اپنے افتتاحی خطاب میں وقف نو تحریک کی اہمیت اور اس سلسلہ میں بچوں اور والدین کو بتایا کہ کس طرح ہم اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خواہشات اور امنگوں کے مطابق اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنے کا حق ادا کر سکتے ہیں۔

افتتاحی تقریب کے بعد بچوں اور بچیوں کے الگ الگ مقابلہ جات شروع ہوئے۔ اس مرتبہ مرکزی سہ ماہی جائزہ رپورٹ فارم کے مطابق نصاب کا جائزہ (امتحان) لیا گیا۔ اس کے علاوہ اس مرتبہ اجتماع میں اُردو پڑھنے کا مقابلہ بھی شامل تھا تاکہ بچے اردو سیکھنے کی طرف توجہ کریں۔ سیب کھانے کا مقابلہ بہت ہی دلچسپ تھا۔ تمام مقابلہ جات میں واقفین اور واقفات نے بھرپور حصہ لیا۔

اختتامی پروگرام کا آغاز 16:30 بجے مکرم زبیر خلیل خان صاحب جنرل سیکرٹری و نائب امیر دوم کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد واقفات نے ترانہ وقف نو بہت عمدگی سے پیش کیا۔ پھر تقسیم انعامات ہوئی اور تمام شامل ہونے والے بچوں اور بچیوں کو شمولیت کی اسناد اور چاکلیٹ دیئے گئے

مہمان خصوصی مکرم زبیر خلیل خان صاحب نے متفرق اہم امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی جن میں اردو اور عربی کا سیکھنا، MTA پر حضور انور کے ساتھ اردو کلاسز کا مشاہدہ، والدین اور بچوں کے درمیان دوستی کا تعلق، گفتگو کے آداب، بچوں میں وفا اور قناعت کا پیدا کرنا، اعلیٰ دینی و دنیوی تعلیم کے لئے بھرپور کوشش کرنا وغیرہ شامل تھے۔ آپ نے بچوں سے براہ راست سوالات بھی کئے۔

حاضری: 51 واقفین 28 واقفات اور 67 والدین نے شرکت کی۔ آخر پر مہمان خصوصی نے دعا کرائی۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ان واقفین کی بہترین تعلیم و تربیت کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ (محمد ادریس مبارک سیکرٹری وقف نو ریجن بادن)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۹ ستمبر ۰۴ء کو احاطہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

۱۔ مکرم محمد سرور صاحب جو چھ ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ء کو وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مکرمہ اکبری اسماعیل صاحبہ جو کہ لجنہ یو کے کی ایک فعال رکن ہیں کے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب:

۱۔ مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب (مربی سلسلہ) مورخہ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۴ء کو یوسٹن امریکہ میں بعمر ۷۶ سال وفات پاگئے تھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم فضل کریم صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ ۱۹۵۰ء میں جامعہ پاس کرنے کے بعد عملی خدمات کا آغاز کیا۔ سری لنکا، مشرقی افریقہ کے مختلف ممالک، ماریشس اور مغربی افریقہ میں بطور مشنری انچارج خدمات کی توفیق پائی۔ اسی طرح آپ کو پاکستان میں استاد جامعہ احمدیہ، سیکرٹری مجلس نصرت جہاں، سیکرٹری حدیقۃ المبشرین اور ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی کی حیثیت سے بھی خدمات کی سعادت ملی۔ آپ نے پہلی زوجہ سے ۳ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں اور اہلیہ ثانیہ کے بطن سے اولاد نہیں ہوئی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی میں خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کی میت ربوہ لے جائی گئی اور جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

۲۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب گجراتی (درویش قادیان) مورخہ ۲۸ اگست ۲۰۰۴ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے تھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے زمانہ درویشی ہر قسم کے نامساعد اور کٹھن حالات کے باوجود نہایت وفا اور اخلاص کے ساتھ گزارا اور آخر وقت تک قادیان کی مقدس سرزمین میں مقیم رہے۔

۳۔ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب مورخہ ۲۶ ستمبر ۲۰۰۴ء کو ۷۳ برس کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم عبدالکریم ننگلی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے اور مکرم محمد احمد راشد صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی کے والد تھے۔ تقسیم پاک و ہند کے وقت آپ کو قادیان میں بطور درویش خدمت کی توفیق ملی۔ آپ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں ۶ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

۴۔ مکرمہ سرداراں بی بی صاحبہ مورخہ ۱۹ اگست ۲۰۰۴ء کو ۶۰ سال کی عمر میں جرمنی میں بقضائے الٰہی وفات پاگئی تھیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک سیرت، پرہیزگار اور خوش مزاج طبیعت کی مالک تھیں۔

۵۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد ظہیر صاحب مورخہ ۲۱ مئی ۲۰۰۴ء کو ۷۹ سال کی عمر میں اچانک ہارٹ فیل ہونے سے وفات پاگئے تھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پاکستان بننے کے فوراً بعد فرقان فورس میں رہے۔ جرمنی جماعت میں نیشنل عاملہ کے ممبر تھے اور اپنے ریجن میں بھی تربیت کا کام کرنے کی توفیق ملی۔ جماعت کے فعال کارکن اور مالی قربانیوں میں بڑے باقاعدہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

۶۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ عبداللطیف صاحب آف مراد کاٹھ ہاؤس۔ فیصل آباد) مورخہ ۱۳ جولائی ۲۰۰۴ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئی تھیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے نیک اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص احمدی خاتون تھیں۔ آپ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

۷۔ مکرم محمد اسماعیل شاہد صاحب آف نفیس نگر (سندھ) مورخہ ۱۵ فروری ۲۰۰۴ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے تھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نیک طبع، ملنسار اور نہایت مخلص انسان تھے۔ آپ کو اللہ کے فضل سے دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نمایاں کامیابی پر تعلیمی وظیفہ

تعلیمی سال 05-2004 سے ذیل کی شرح سے دسویں اور بارھویں پاس کرنے والے ان طلباء طالبات کو جو صوبہ کے تعلیمی بورڈ میں 80 فیصد نمبرات حاصل کر کے کامیابی حاصل کریں گے تعلیمی وظائف کا حق دار قرار دیا جائے گا۔

میٹرک 80 فیصد نمبر کے ساتھ پاس کرنے والے طلباء کو مبلغ -/200 ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ جو کل -/2400 سالانہ ہوگا۔

بارھویں کلاس پاس کرنے والے طلباء جو 80 فیصد نمبرات کے ساتھ پاس ہوں گے ان کو ماہانہ -/300 اور سالانہ 3600 روپے وظیفہ ادا ہوگا۔

مذکورہ زمرہ میں شامل ہونے والے اُمیدوار کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ ذیل کے کوائف مکمل کر کے اپنی درخواست نظارت کو ارسال کرے۔

☆۔ نئی کلاس میں داخل ہونے کا ثبوت متعلقہ سکول کالج کا سرٹیفکیٹ شامل کرنا ہوگا۔

جو طالب علم میٹرک یا بارھویں کے بعد اپنی تعلیم ترک کریں گے وہ اس وظیفے کے حقدار نہ ہوں گے۔

☆۔ جو امتحان پاس کیا ہے اس کا تصدیق شدہ مارک کارڈ شامل کرنا ہوگا۔

☆۔ درخواست تعلیمی وظیفہ امیر جماعت / صدر جماعت احمدیہ کی معرفت آنی چاہئے۔

نوٹ: آئندہ سے مڈل کے امتحان پاس کرنے والے طلباء اس زمرہ میں شامل نہ ہوں گے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15334:: میں مسماۃ سردار مسرت زوجہ عبد الغفار خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال پیدائشی احمدی ساکن عثمان پور دہلی ڈاکخانہ شاہدرا ضلع شاہدرا صوبہ دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21.4.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ کانوں کے طلائی ٹاپس وزنی نصف تولہ مالیتی 2500 روپے

بصورت حق مہر خاوند کی طرف سے ملنے والا پلاٹ واقعہ عثمان پور دہلی رقبہ 40 گز مالیتی 2,00,000 روپے۔ کل میزان -/202500 روپے۔

میرا گزارہ آمد از خورد نوش ماہانہ پانچ صد روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبدالغفار خان	سردار مسرت	عبدالسنان طارق ابن موصیہ)

وصیت نمبر 15335:: میں محمد عطاء الرحمن ولد عبد العلیم صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن بھرت پور ڈاکخانہ بھرت پور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3.1.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

کھتیان نمبر 503 پلاٹ نمبر 1254 رقبہ 4 ڈسمل مع مکان نمبر 1823-86 ڈسمل نمبر 1815-6 ڈسمل 1904-16 ڈسمل- 1036: 7 ڈسمل، 816/9046- 8 ڈسمل، 818/9047-16 ڈسمل
4 8 9- 5 2 ڈسمل، 3 2 0 1 -1 1 2 ڈسمل، 6 8 1 1 ،1 13 ڈسمل، 1188-22 ڈسمل 1196/97، 95/98-20 ڈسمل۔

مذکورہ زمین میں سے پلاٹ نمبر 1904-16 ڈسمل زمین جماعت کے لئے وقف کردی گئی ہے۔ اس پر جماعت کا اسکول تعمیر ہے۔ باقی زمین کل رقبہ 288 ڈسمل میں 1/7 حصہ خاکسار کا ہے۔ نیز زمین ذاتی 503/1685 نمبر کے تحت 33 ڈسمل خاکسار کا ہے۔ قیمت دو لاکھ روپے ہوگی اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔

مشترکہ زمین کی قیمت اندازاً ایک لاکھ روپے ہوگی۔ یہ سب زرعی زمین ہے۔ اس سے اندازاً 3000 روپے سالانہ آمد ہے۔

میرا گزارہ آمد از ملازمت صدر انجمن احمدیہ بطور مدرس بھرت پور اسکول ۲۹۹۰ روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	محمد عطاء الرحمن مدرس	مفیض الرحمن محفوظ

وصیت نمبر 15336:: میں پی پی ناصر احمد ولد الیس یو محمود احمد قوم مسلم پیشہ طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کینانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.2.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

میری اسوقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میری اس وقت کوئی آمدنی نہیں ہے خورد نوش 500 روپے آمد کے طور پر ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
وسیم احمد صدیق	پی پی ناصر احمد	کے عبدالسلام

وصیت نمبر 15337:: میں شیخ عبد الرحمن ولد شیخ عبد الستار مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ سرکاری ملازمت عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن بلاری ڈاکخانہ بلاری (حال مونگھیر) ضلع بانکا صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ تفصیل جائیداد

آبائی جائیداد زرعی زمین مالیتی اندازاً 2,50,000 روپے کی ہوگی۔

نمبر شمار	موضع	تھانہ نمبر	کھاتہ نمبر	خسرہ نمبر	کل رقبہ
1-	بلاری	63	12.1/2	1444/425	40 ڈسمل
2-	میتھوڈیہ	52	229/72	290/169	19 ڈسمل
3-	بلاری	63	245/39	470/410	13 ڈسمل

اس وقت میرا گزارہ بصورت ملازمت ماہوار 11000 روپے ماہانہ آمد پر ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا 1/0 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میں نے اپنا ذاتی تین انشورنس کروائے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

28.8.1996	75000	پالیسی نمبر 520500230
28.10.98	75000	پالیسی نمبر 520863306
22.3.2000	100000	پالیسی نمبر 521071464

میرا گزارہ آمد از ملازمت 11000 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد احمد حسین	عبدالرحمن	مظفر احمد ظفر

وصیت نمبر 15338:: میں ایم زبیدہ زوجہ ٹی کے محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالا پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6.5.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

طلائی زیور 4 لون (تی لون ۸ گرام) قیمت اندازاً -/18000 روپے

(الف) گلے کا ہار ایک عدد۔ کان کی بالیاں ایک جوڑا 22 کیرٹ

حق مہر 5001 روپے وصول شدہ جس میں کچھ رقم شامل کر کے مذکورہ زیور میں ملا دیا۔

شوہر موصی ہیں۔ ان کا وصیت نمبر 14883 ہے۔

میرا گزارہ آمد از خورد نوش تین صد روپے ہے

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ٹی کے محمود	ایم زبیدہ	محمد انور احمد

وصیت نمبر 15339:: میں صباح حفیظ زوجہ حفیظ احمد طاہر قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15.7.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی

تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

نام جائیداد	وزن	اندازاً قیمت
حق مہر بذمہ خاوند		15000
زیور نقرئی		800
چاندی کا سیٹ	23 گرام	180
چاندی کا سیٹ	25 گرام	200
چاندی کا جھمکہ	18 گرام	120
چاندی کرنجی	18 گرام	120
گولڈ کوکا	3 گرام	180

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ تین صد روپے ہے

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
حفیظ احمد طاہر	صباح حفیظ	بشیر الدین ننگلی

وصیت نمبر 15340:: میں ارشد علی صدیقی ولد ڈاکٹر علی صدیقی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغباناں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

مکان ساڑھے پانچ مرلہ شاملات زمین پر ننگل نزد قادیان قیمت اندازاً 4,00,000 روپے۔

میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2935 روپے۔ آمد از ملازمت صدر انجمن احمدیہ۔ زائد آمد از تجارت ماہانہ 2000 روپے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ظہیر احمد خادم	ارشد علی صدیقی	محمود احمد خادم

اعلان نکاح و درخواست دُعا

- مورخہ ۴؍اکتوبر ۲۰۰۴ء کو بعد نماز ظہر وعصر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک قادیان میں عزیز المکرم ڈاکٹر اکرام اللہ صاحب ٹاک (K.A.S.) خلف مکرم حبیب اللہ صاحب ٹاک یاری پورہ کشمیر کا نکاح عزیزہ مکرمہ قمر النساء صاحبہ سلمہا بنت مکرم عبد المجید صاحب ٹاک ایڈوکیٹ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ ایک ہزار روپے (Rs.1,01,000/-) حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس نکاح کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) (عبد الحمید ٹاک امیر جماعت احمدیہ صوبہ۔کشمیر)
- مکرم محمد بشیر احمد صاحب ابن مکرم معین الدین صاحب آف چنداپور (کاماریڈی) کا نکاح مورخہ 16.9.04 کو مکرمہ فوزیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد افضل احمد صاحب آف چنداپور کے ساتھ مبلغ 21000 روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ اعلان نکاح کے بعد کاماریڈی فنکشن ہال میں ہی رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ رشتہ کے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔

(مقصود احمد بھٹی۔ مبلغ سلسلہ حیدر آباد)

رمضانُ المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

احباب یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور ہر صاحب نصاب مسلمان کے لئے اسکی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا کیطرح چلتا تھا۔ پس احباب جماعت کو بھی چاہئے کہ اپنے پیارے آقا اور مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں وہ اس مبارک اور بابرکت مہینہ میں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں وہاں صاحب نصاب احباب ابھی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کر کے واجب الاداز کوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں افراد جماعت کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ:

”ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور ایک معین شرح ہے، عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور، بھیڑ، بکریاں، گائیں وغیرہ پالی ہوتی ہیں اُن پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر زکوٰۃ واجب الادا ہے۔ پھر بینک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اُس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں، جن کی اپنی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں، دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں۔ لیکن اگر اُکے پاس 52 تولے چاندی کی قیمت کے برابر زیور ہے تو اُس پر 2.5% (اڑھائی فیصد) کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے خواہ وہ زیور مستقل طور پر اپنے ہی استعمال میں رہتا ہو یا وقتاً فوقتاً عاریتاً غریب عورتوں کو بھی پہننے کے لئے دیا جاتا ہو۔ احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ ہر قسم کے زیور پر زکوٰۃ ادا کی جائے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا بھی یہی تعامل رہا ہے۔“ (تلخیص اقتباس خطبہ جمعہ 28 مئی 2004ء)

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کے صحیح طریق سے عدم واقفیت کے باعث اکثر جماعتوں اور صاحب نصاب افراد کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں اپنی زکوٰۃ کی رقم مقامی مستحقین یا ضرورت مند رشتہ داروں میں ہی تقسیم کرنیکی اجازت دی جائے اس غلط رجحان کی اصلاح کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 5/11/98 میں ہدایت فرمائی تھی کہ:-

”زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔ زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔ کسی شخص، کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں کو چنے۔ غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اسکو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں۔ پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں، ان سب کے لئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی۔ تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ کی بھی تو اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا۔ اس میں دنیوی منفعت شامل ہو جاتی ہے۔“

اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ چونکہ افراد جماعت عموماً اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرتے ہیں اسلئے صاحب نصاب احباب ومستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

صدقۃُ الفطر اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر:- صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں جنکی بجا آوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجا آوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ اس قسم کے اسلامی احکام میں سے (جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے۔ جو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ اسکی طرف سے اسکے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ یعنی میٹرک سسٹم میں دو کلو 750 گرام غلہ یا اسکی رائج الوقت قیمت مقرر کی ہے پوری شرح کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص پوری شرح کے مطابق ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف شرح پر بھی ادائیگی کر سکتا ہے۔ قادیان اور اس کے گرد ونواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت -/18 روپے بنتی ہے۔ اسلئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح -/18 روپے مقرر کی گئی ہے۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہئے۔ تا بیوگان، یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جا سکے۔ دفتر وکالت مال لندن کے سرکلر VMA 7547/19-11-01 کے مطابق صدقۃ الفطر کی مجموعی وصولی کا 1/10 حصہ بہرصورت مرکزی ریزرو فنڈ میں جمع ہونا چاہئے۔ بقیہ 9/10 حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس امر کا فیصلہ کرنا مجلس عاملہ کی ذمہ داری ہے کہ اس 9/10 حصہ میں سے بھی کسقدر رقم مقامی مستحقین میں تقسیم کی جائے اور کس قدر مرکز میں بھجوائی جائے۔ ہر جماعت میں صدقۃ الفطر کی آمد وخرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جانا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید فنڈ:- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی — اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI (R)
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

آئینۂ پاکستان

پاکستان میں موجود سکھ مذہب کے تاریخی گوردوارہ 'ننکانہ صاحب' پر مشتعل ہجوم کا حملہ

مورخہ 26 ستمبر کو ایک مشتعل ہجوم نے سکھ مذہب کے بانی گورو نانک دیو جی کی جائے ولادت پر بنے تاریخی گوردوارہ 'ننکانہ صاحب' پر حملہ کر دیا یہ حملہ سرکار کی طرف سے قائم کردہ کمیٹی کی اس رپورٹ پر کیا گیا کہ گوردوارہ کے سامنے کالج کی زمین گوردوارہ کی ہے۔ علاقہ کی ترقی کے لئے قائم پاکستانی پنجاب سرکار کی کمیٹی نے حکام کو یہ رپورٹ بھیجی تھی کہ گوردوارہ ننکانہ صاحب گورنمنٹ گورد نانک ڈگری کالج کی اصلی مالک ہے اور اس لئے اس کا کنٹرول نکاسی ٹرسٹ پراپرٹی بورڈ کو سونپا جانا چاہئے اور کالج کو سکھ شردھالوؤں کے لئے گیسٹ ہاؤس میں بدل دیا جانا چاہئے اور پنجاب سرکار کالج کے لئے متبادل عمارت مہیا کرے۔ اس رپورٹ پر گڑبڑ شروع ہوگئی پروٹسٹ کرنے والوں نے مقامی وقت کے مطابق صبح دس بجکر پانچ منٹ پر کالج کے سامنے گوردوارہ ننکانہ صاحب پر دھاوا بول دیا اور گوردوارہ پر پتھراؤ کیا اور سکھوں کے خلاف نعرے لگائے۔ پاکستانی میڈیا نے گوردوارہ پر حملہ کی مذمت کی اور اسے ناقابل معافی بتایا اور لکھا کہ خشت باری سے اس لئے افراتفری پیدا ہوئی کیونکہ مقامی ایڈمنسٹریشن نے اس بات کی کوئی پروا نہیں کی کہ اس واقعہ سے ملک کے وقار اور اس کی اقلیتوں کے تئیں پالیسی کو کتنا نقصان پہنچے گا۔ شہر کے کچھ بُلّر بازوں نے پہلے مقامی کالج پر حملہ کیا جس کی زمین اور عمارت ننکانہ صاحب ٹرسٹ کی ہے اور اعلان کیا کہ وہ اسے سکھوں کو واپس سونپنے کی بجائے تباہ کر دیں گے۔ نیز لکھا کہ بدقسمتی سے کالج کے 150 طلباء بھی بلّر بازوں کے ساتھ شامل ہوگئے جس کے بعد انہوں نے گوردوارہ پر دھاوا بول دیا اور جہاں گورو گرنتھ صاحب رکھا گیا ہے وہاں پتھراؤ۔ پولیس موقع پر پہنچ کر بھی حملہ کو روک نہ سکی۔

سکھ مذہب کی مختلف تنظیموں کے راہنماؤں نے اس واقعہ کی شدید مذمت کی اور اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ یہاں بھارت میں موجود پاکستان کے ہائی کمشنر عزیز احمد سے بھی مختلف لیڈروں نے ملاقات کر کے حملے کی مذمت کی اور اس خیال کا اظہار کیا کہ اس واقعہ سے پاکستان میں موجود سکھ اقلیتوں میں اور نیز ننکانہ صاحب کا دورہ کرنے کی خواہش رکھنے والوں میں عدم سلامتی کا احساس پیدا ہوا ہے۔

سیالکوٹ کی شیعہ مسجد میں بم دھماکہ اسکے چند دن بعد ہی جوابی کاروائی کے تحت مُلتان میں سُنّیوں کی ریلی پر زبردست حملہ

مورخہ یکم اکتوبر کو سیالکوٹ میں شیعہ مسجد میں نماز جمعہ کے دوران خودکش بم دھماکہ میں کم سے کم 30 اشخاص جاں بحق اور 70 سے زائد زخمی ہوگئے۔ اس وقت مسجد میں ایک ہزار سے زیادہ لوگ جمع تھے اور دھماکہ ہوگیا جس سے مسجد تباہ ہوگئی۔ یہ ایک خودکش حملہ تھا دھماکہ اتنا زبردست تھا کہ کئی میل تک سنا گیا۔ چودہ اشخاص موقع پر ہی مارے گئے اور سات زخموں کی تاب نہ لاکر ہسپتال میں دم توڑ گئے۔ یہ حملہ بہت مطلوب پاکستانی دہشت گرد امجد حسین فاروقی کی ہلاکت پر جوابی کاروائی کے طور پر مانا جاتا ہے۔ فاروقی اسامہ بن لادن کے القاعدہ اور مقامی ملی ٹینٹ گروپوں میں بڑی کڑی سمجھا جاتا ہے اور وہ گزشتہ دسمبر میں صدر پرویز مشرف پر دو جان لیوا حملوں میں کلیدی مشتبہ تھا۔ اس خیال کا اظہار کیا گیا کہ یہ حملہ اس کی ہلاکت کا امکانی ردعمل ہوسکتا ہے۔

دھماکہ سے لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے مسجد کے سارے فرش پر خون اور انسانی گوشت بکھرا پڑا تھا۔ دھماکہ سے دو فٹ سے زیادہ گہرا گڑھا پڑ گیا دھماکہ کے بعد سینکڑوں مشتعل شیعوں نے توڑ پھوڑ اور آگ زنی کی۔ فاروقی لشکر جھنگوی کا مشہور لیڈر تھا اور لشکر جھنگوی پر یہ الزام ہے کہ اس نے حالیہ برسوں میں کئی شیعوں کو قتل کیا ہے۔ فاروقی امریکی جرنلسٹ ڈینیل پرل کے 2002ء میں اغوا اور قتل کے سلسلہ میں بھی مطلوب تھا۔

بعدہ مورخہ 7/اکتوبر کو علی الصبح ایک سنی مذہبی رہنما اعظم طارق کے قتل کی پہلی برسی کے موقع پر ملتان میں منعقدہ ریلی میں جس میں کہ ہزاروں لوگ شامل تھے زبردست دھماکہ ہوا جس سے کہ اکتالیس اشخاص جاں بحق اور سو کے قریب زخمی ہوگئے۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ یہ حملہ 2/اکتوبر کو سیالکوٹ میں شیعہ مسجد پر حملہ کے جواب میں کیا گیا۔ ایک زخمی شخص نے جو کہ ہسپتال میں زیر علاج تھا بتایا کہ صبح ساڑھے چار بجے کے قریب جب ہم ریلی سے باہر آرہے تھے تو ایک کار جس کی بتیاں جل رہی تھیں ہمارے ہجوم میں آگئی اور اس نے لوگوں کو ٹکر ماری اور اس کے معابعد ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ حملہ کے نتیجہ میں سارا میدان خون سے بھر گیا اور انسانی اعضاء ادھر ادھر بکھرے پڑے تھے ریلی میں بیشتر سپاہ صحابہ پاکستان کے ممبر تھے۔ ❁

دو چینی انجینئروں کا اغوا اور قتل

مورخہ 9/اکتوبر کو دو چینی انجینئروں مسٹر وانگ اینڈے اور مسٹر وانگ پنگ کو جو کہ چین کی سرکاری فرم سائنو ہائیڈرو کارپوریشن کی طرف سے پاکستان میں باندھ کے پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے دکنی وزیرستان کے قبائلی خطہ میں القاعدہ سے وابستہ دہشت گردوں نے اغوا کر لیا تھا۔ اغوا کنندگان نے دھمکی دی تھی کہ اگر ان کے ایک اڈے کو آزاد نہ کیا گیا تو وہ ایک انجینئر کو قتل کر دیں گے۔ افغانستان کی سرحد کے پاس قبائلی اکثریت والے علاقے جنوبی وزیرستان میں چینی انجینئروں کو قید کر کے رکھا گیا تھا جہاں کہ پاکستان کی سکیورٹی فورسز القاعدہ سے تعلق رکھنے والے باغیوں کے خلاف مہم چلا رہی ہے۔

مورخہ 14/اکتوبر کو فوج کے بچاؤ آپریشن میں ایک انجینئر ہلاک اور دوسرا زخمی ہوگیا۔ زخمی نے بھی بعد میں دم توڑ دیا۔ ❁

شادی کے کارڈ پر السلام علیکم اور انشاء اللہ لکھنے کے الزام میں جماعت احمدیہ کے پندرہ افراد کے خلاف مقدمہ درج::

شادی کے کارڈ پر السلام علیکم، انشاء اللہ اور مرحوم لکھنے کے الزام میں پاکستان کے شہر حیدرآباد میں جماعت احمدیہ کے پندرہ افراد، جن میں تین دولہا اور تین دلہن شامل ہیں، کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک دولہا اور اس کے والد کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ سندھ کے ضلع میر پور خاص میں موضع کنری میں تعینات ایس ڈی نور فاطمہ کے بھائیوں عزیز الرحمان اور استاد عبد الحق کے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادی 25 ستمبر کو ہوئی تھی اس شادی کے دعوت نامے پر روایتی انداز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ، انشاء اللہ اور عزیز الرحمان کو مرحوم لکھا گیا۔ اس کے خلاف عالمی مجلس تحفظ نبوت کی کنری شاخ کے صدر عبد الواحد نے کنری تھانہ میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298 کے تحت مقدمہ درج کرایا مقدمے میں تین دولہا عبد الکریم، ذوالفقار گورایا، عامر محمود اور تین دلہنوں عائشہ، قدسیہ اور عاطفہ عزیز، سیکنڈری سکول کے ٹیچر عبد الحق، ریاست علی باجوہ، سعید طاہر، وارث علی، عتیق الرحمان، ناصر محمود، نفیس الرحمان، شفیق الرحمان اور ایس ڈی کنری نور فاطمہ ملزم قرار دیئے گئے ہیں۔ اطلاع کے مطابق ایف آئی آر داخل ہونے کے بعد کنری پولیس نے عامر محمود اور ان کے والد مسٹر عبد الحق کو گرفتار کر لیا ہے۔

مدعی نے الزام عائد کیا ہے کہ ملزمان احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے انہیں اسلامی الفاظ اور اصطلاحات استعمال کرنے کا قانونی حق نہیں ہے۔ دوسری طرف احمدیہ جماعت کے ایک عہدیدار چودھری ناصر حسین کا کہنا ہے کہ 'السلام علیکم' عربی لفظ ہے جس کا مطلب ہے ''اللہ کی تم پر سلامتی ہو'' اور ایسا کہنا کوئی گناہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کارڈ میں جو کچھ بھی لکھا گیا ہے اس میں پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) یا قرآنی آیات کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ مقدمہ صرف چند شرپسندوں کا کام ہے۔ نامور قانون دان اور سابق سول جج ظفر راجپوت نے بتایا کہ کوئی بھی احمدی مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے گا یا مسلمان ہونے کا تاثر دے گا تو اس کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298c کے تحت کاروائی کی جاسکتی ہے جس کی سزا تین سال قید ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قانون کے تحت احمدی فرقے کے لوگ کوئی بھی ایسا مذہبی عمل نہیں کر سکتے جو مسلمان کرتے ہیں ❁ (روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۱۲ اکتوبر ۰۴ء)

بقیہ صفحہ: 2

بقیہ صفحہ: 2

ہرمندر صاحب نامکمل تھا بادشاہ نے اس نامکمل عمارت کو دیکھ کر گورد صاحب سے کہا کہ آپ ہرمندر صاحب کی عمارت مکمل کروالیں اس کا سارا خرچ میں دوں گا (میکالف حصہ سوم صفحہ 36)

جب شاہجہاں بادشاہ کا دور آیا تو بعض چغلخوروں نے جس میں گورد گھر کے افراد بھی شامل تھے اس کے دربار میں گورد ہرگوبند جی کی شکایت کی لکھا ہے بادشاہ نے کہا۔

''گورو کے ساتھ مقابلہ کرنا خدا کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے گورد صاحب کے خلاف کبھی چڑھائی نہ کی جائے''

(کھنڈے دی دھار وچ امرت داگیان صفحہ 212 بحوالہ سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ صفحہ 145)

شاہجہاں بادشاہ کے بعد اورنگ زیب عالمگیر کا زمانہ آیا لیکن اس زمانہ کے متعلق انشاء اللہ ہم آئندہ اشاعت میں کسی قدر لکھیں گے۔ (منیر احمد خادم)

ہمارا کوئی آدمی ایسا نہیں رہنا چاہیئے جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو

......﴿ارشاد حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی الله عنه﴾......

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel/Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)
Vol : 53 Tuesday 26 Oct 2004 Issue No.43

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

دنیا کی قومیں تمہیں اپنا قائد و معلم بنانے کیلئے تمہارے انتظار میں ہیں

تم راتوں کے راہب بنو اور دن کو بنی نوع کی خدمت کرنے والے میدانوں کے شیر بنو

پیغام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز

برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت 2004ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

میرے پیارے خدام بھائیو! (قادیان۔انڈیا)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لئے بہت خوشی کی بات ہے کہ تمہارا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ جو کچھ تربیتی۔ اخلاقی اور روحانی امور کی بابت یہاں آپ نے سنا ان باتوں کو یاد رکھیں اور یہ سب نیک یادیں اپنے ساتھ لیکر جائیں اور جہاں بھی جائیں یہ یاد رکھیں کہ آپ ایک احمدی خادم ہیں۔ یہ ایک اعزاز ہے اور سعادت ہے جو خدا کے خاص فضل سے تمہارے حصے میں آئی ہے۔ اس لئے اپنے اس مقام اور اعزاز کی ہمیشہ حفاظت کریں اور کبھی نہ بھولیں کہ آپ کے اس نام اور مقام کے تقاضے کیا ہیں۔

اس لئے اس اجتماع کے موقعہ پر میرا پیغام آپ سب خدام و اطفال کیلئے یہ ہے کہ ان دو باتوں کو ہمیشہ مقدم رکھیں۔

☆۔اول عبادت کا قیام اور دوم خلافت کا احترام

اگر تم جانو تو تمہیں اس حقیقت کا علم ہو کہ انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد ہی عبادت ہے اور اس عبادت کے دو حصے ہیں ایک خدا کا اور ایک خدا کی مخلوق کا۔ یعنی نمازوں کو بروقت باجماعت اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں ہمیشہ کوشاں رہنا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا۔ اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی......... نماز کی لذت اور سرور اسے حاصل نہیں ہوسکتا۔ مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک برے ارادے ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں انانیت اور شیخی دور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کیلئے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔ میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں‘‘ (الحکم جلد ۳:۱۳ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۸۹۹ء صفحہ ۷)

اسی طرح عبادت کی تفصیلات بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’اور عبادت کی فروغ میں یہ بھی ہے کہ تم اس شخص سے بھی جو تم سے دشمنی رکھتا ہو ایسی ہی محبت کرو جس طرح اپنے آپ سے اور اپنے بیٹوں سے کرتے ہو اور یہ کہ تم دوسروں کی لغزشوں سے درگزر کرنے والے اور ان کی خطاؤں سے چشم پوشی کرنے والے بنو اور نیک دل اور پاک نفس ہو کر پرہیزگاروں والی صاف اور پاکیزہ زندگی گزارو اور تم بری عادتوں سے پاک ہو کر باوفا اور باصفا زندگی بسر کرو اور یہ کہ خلق اللہ کیلئے بلا تکلف و تصنع بعض نباتات کی مانند نفع رساں وجود بن جاؤ اور یہ کہ تم اپنے کبر سے اپنے کسی چھوٹے بھائی کو دکھ نہ دو اور نہ کسی بات سے اس کے دل کو زخمی کرو بلکہ تم پر واجب ہے کہ اپنے ناراض بھائی کو خاکساری سے جواب دو اور اسے مخاطب کرنے میں اس کی تحقیر نہ کرو اور مرنے سے پہلے مر جاؤ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرلو اور جو کوئی ملنے کیلئے تمہارے پاس آئے اس کی عزت کرو خواہ وہ پرانے بوسیدہ کپڑوں میں ہو نہ کہ نئے جوڑوں اور عمدہ لباس میں اور تم ہر شخص کو السلام علیکم کہو خواہ تم اسے پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو اور (لوگوں کی) غمخواری کیلئے ہر دم تیار کھڑے رہو‘‘۔ (ترجمہ از عربی عبارت۔اعجاز المسیح صفحہ ۱۶۵)

پس میرے پیارے نوجوانو! عبادات کے رنگوں سے اپنی جوانیاں رنگین کرو کہ یہی مردوں کا زیور ہے اور یہ بھی خوب یاد رکھو کہ ان عبادات اور مجاہدات کیلئے اصل عمر بھی یہی تمہاری عمر ہے۔ بانی مجلس خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی آپ نوجوانوں سے یہی توقع کی تھی جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

’’اللہ پر توکل کرو دعاؤں پر خاص زور دو، اپنی اصلاح کی فکر کرو۔ جوانی میں تہجد پڑھنے والے اور جوانی میں دعائیں کرنے والے اور جوانی میں خوابیں دیکھنے والے بڑے نادر وجود ہوتے ہیں...... ابدال درحقیقت وہی ہوتے ہیں جو جوانی میں اپنے اندر تغیر پیدا کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کر لیتے ہیں کہ بڈھے بڈھے بھی آ کر کہتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا کیجئے۔ تمہارے بڈھے تو اقطاب ہونے چاہئیں اور احمدیوں کے جوان ابدال ہونے چاہئیں‘‘۔ (مشعل راہ جلد اوّل صفحہ ۳۳۷)

اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی ساری عبادتوں اپنی ساری نیکیوں اور اپنے سارے کاموں کو بابرکت انجام تک پہنچانا چاہتے ہو تو خلافت سے محبت اور اس کا ادب اور اس کا احترام اپنے ایمان کا جزو بنالو۔ اور یہ امر خوب یاد رکھو اور اپنی نسلوں کو ان کے خون کی رگوں میں یہ بات شامل کردو کہ تمہاری تمام ترقیات اب صرف اور صرف خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اس کے پیچھے پیچھے چلو۔ اس کے اشاروں کو حکم سمجھ کر چلو تو تم دیکھو گے کہ فتوحات اور ترقیات کی منزلیں تمہارے قدم چومیں گی۔ انشاء اللہ

حضرت مصلح موعودؓ کے اس ارشاد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ:

’’خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ وقت کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں‘‘۔ (الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بھی اسی امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا اور یہی دستور اور اصول ہے۔ آپ فرماتے ہیں

’’غرض ہر اچھا نظر آنے والا عمل عمل صالح نہیں۔ بلکہ عمل صالح وہ اچھا عمل ہے جو ایمان کے مطابق ہو۔ جہاں تک خدام الاحمدیہ کے کاموں کا تعلق ہے خدام الاحمدیہ کے وہی کام اسلامی اصطلاح کی رو سے اعمال صالحہ میں شمار ہوں گے جو خلیفہ وقت کی ہدایات کے مطابق کئے جائیں۔ اگر خلیفہ وقت نے ایک منصوبہ تیار کیا ہو اس نے بعض ہدایات دی ہوں اور ہم انہیں چھوڑ کر دوسری طرف چلے جائیں تو خواہ وہ کام جنہیں ہم نے کیا ظاہر بین نگاہ میں کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں وہ کام خدام الاحمدیہ کا یک حلقہ کر رہا ہو تو بھی اور سارے خدام الاحمدیہ مل کر کر رہے ہوں تو بھی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عمل صالح نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

باقی صفحہ: (10) پر ملاحظہ فرمائیں